







ترجمہ  
کتاب الاجاب

روانہ و فقیہ آواسلام  
جو میں مسلمانوں کے مذہب کے اصول و خاص مسائل کی تفسیر فرماتا ہوں  
مصنف فاضل اجل عالم باعمل برائے

ڈبلیو ایچ عبداللہ کوٹلیہ  
سبح اللہ تعالیٰ وکیل عدالت الاعلیٰہ لدیوبل ملک انگلستان



جنرل گارڈن کاغذ ہے کہ میں مسلمانوں کو پسند کرتا ہوں وہ اپنے غلط فہمیوں سے توبہ کر لیں  
ابھی طرح - سے پاک ہو جائے

اے محمد گدے کہ اے کافرو میں اوسکی پوجا نہیں کروں گا  
جسکی تم پرستش کرتے ہو نہ تم اوسکی پوجا کرو گے جسکی میں پرستش کرتا ہوں  
نہ میں اوسکی عبادت کرتا ہوں جسکی تم کو تے ہو نہ تم اوسکی عبادت کرو گے  
ہو جسکی میں کرتا ہوں تم اپنا مذہب رکھتے ہو اور میں اپنا  
قرآن کی سورۃ ۱۰۹

مطالع اسلام اگر یہاں اب صحیح ہو چکا ہے

ماضی ہوگا کتابا سے انگریزی درجہ کتابا سے اردو مصنف بھائی ڈبلیو ایچ عبد اللہ کوٹلیئم صاحب  
کی واسطے بد نظیرین چاہا سے مطبع میں موجود ہیں چونکہ یہاں کو حقوق ہو وہ بند پیر دیو چو ایل  
طلبہ یارین وہ نیست مذکورہ علاوہ محصول لک و منی آرد کرکیشن کے ہے

### انگریزی کتابیں

ہدایہ توفیقہ آد اسلام تیسری مرتبہ کا چھپا ہوا یعنی ٹھنڈاڈیشن .. فی جلد .. ۹/۶  
ریلیجن آف دی سورڈ .. فی جلد .. ۱/۶  
چھ ایضہ مناجات اسکا ترجمہ اردو ہی چورہ ہے بروقت طبعی اطلاع دیا گیا فی جلد .. ۱/۶  
اردو کتابیں

ترجمہ کتاب توفیقہ آف اسلام .. فی جلد .. ۲/۴  
ترجمہ کتاب فیض تفسیر یعنی تفسیر تہ صب .. فی جلد .. ۲/۴  
ترجمہ کتاب ریحان آف دی سورڈ .. فی جلد .. ۴/۶  
ترجمہ کتاب مظہر توفیقہ آف اسلام .. فی جلد .. ۵/۶

### اخبار اسلام آگرہ

یہ اخبار اسلام کی ترقی کا پرچہ ہے اور مصنفین چار کا اخباری ہوتا ہے۔ عام خریداران سے منسلک ہے۔  
چند سالہ پیشگی مقررہ ماہانہ ہر مقررین غلبہ میں اخبار کی ملاحظہ سے ظاہر ہوگی۔ جسے اہل  
پراسک خیر اسی بطور امداد واجب کہیں گے تاکہ نافع ہو تو شراعت تیسرے سجدہ پیدائش شامل ہے۔

### التماس

ہمارے مطبع میں یہ کتاب بدلتہ توفیقہ آف اسلام مصنف بھائی ڈبلیو ایچ عبد اللہ کوٹلیئم صاحب  
نور اسلام پبل بعد اسے حق تعالیٰ چارہ اور چکر تار مہل میں اور جلد حق تعالیٰ میں کوئی کتاب

قصہ مطبع نوریان لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## دیباچہ از مترجم

اُنکس پر ہٹ رہی ہی کیا بری بلا ہے جب کسی مذہب کا پیچھا کر لیتی تو اُوں کی صورت کو بالکل مسخ کر دیتی ہے اور سنی ہر اچھی بات کا نون کو بری معلوم ہوتی ہے ہٹ دہرم کی سچی بات بھی اعتبار دینا سے اوشہ ہوتا ہے لاکھوں کڑھڑوں روپ پر پانی پہر جاتا ہے اور سب کو کشش راغب کن ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ بلا کسی مذہب اور تعلیم یافتہ قوم کے سر پر چڑھتی تو اُوں کو بڑی زیادہ زہر ابی لاتی ہے چنانچہ یہی حال ہے دنیا کی اوس قوم کا جسے تعلیم اور تصنیف میں بڑے دعوے ہیں اور سوائے یورپ اور امریکا کے دنیا کی تمام اقوام اُوں کے اندر وہ نیت و قوت جانو ہیں۔ مگر جب عقل سلیم اور قلب سنجیدہ اُس کی حالت کو دیکھتے دن تو بلا شک و شبہ سچ کے قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ ”اگلی پچھلے جانتے ہیں“ معلوم ہوتا ہے کہ اوس برحق۔ نبی۔ خدا۔ پر اپنی ایمانیوں کے لئے قطع کما نجا جو اپنے سوا سب فریبوں کو حقیر کہتے ہیں بزرگوں و بزرگوں کی کتابیں و لوگوں کے پٹاخنے بننے کو تفسیر ہو جاتی ہیں مگر ”نہ ارباب رس“ سے آج تک بہ و فتن ہوتے ہیں پیچھے ہیں ہمارے مذہب و ایمان کا یہ دین ایمان ہے کہ وہ توفیق پر اور کثرت مجاہد کی اور قول ہے کہ

مگر رشود و سبدم لباس جل شغیر صاحب لباس راجہ خلل

یہ عقیدہ اُنکا چارے منطق کے سامنے کتنا ہی مخدوش ہو گا جیسا ایمان کے اوس عقیدہ کے آگے کہ ”کتابت اور توحید دونوں متقی ہیں اور ایک تین ہیں اور تین ایک“ نیز ہر مذہب و چارہ اور لوگوں کے پیچھے رہ جانے کا قاطعی ثبوت ہے

مگر الحق یہ علو و اعلیٰ ہمارے اور پوری مسلمان بہائمون نے اس اندھی تقلید کی تھی کہ اس دور سے توڑا ہو کہ جسکی آواز نہ ہر سوتے ہوئے کو ہی جگا دے جسکا ایک چہرہ نسا نمونہ یہ کتاب و اسرار و آواز اسلام ہے۔ ناخوشیوں کو چاہے کہ گنہگار کو خط و لوح و قلم











# دی فیتہ آواسلام

یعنی

مذہب اسلام

باوجودیکہ برٹش عہداری میں کہ دردن مسلمان آباد ہیں اور باہم کا اس قہر اسی سے اس قدر تعلق ہے تاہم ہنگو دس کی نواریں "راہ" کے مقلدون کے حالات سے بہت کم درجہ فیتہ ہونا تعجبات سے ہے اور ہماری لاعلمی ہی ہنگو گراہ کر دیتا ہے۔  
اسی لاعلمی کی وجہ سے ہم ایک نئی لف کی گفتگو سنگد با اعتقاد ہو جائے میں اگر نہ مان۔  
والا اتفاق درمنا اپنا فرض منصبی نکھو مگر بن اور بڑے وقت میں ایک دوسرے کے معادن ہوں۔  
نویکوان امورات کی حد سے زیادہ تحقیقات کی نوبت نہ پہنچے

انگلستان میں گذشتہ رائے اس پر ہے کہ نابوت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا  
آہنی ہے اور بعد مقتناطیس درمیان میں لٹکا ہوا ہے "اور ان کی بد فام خیانی اس وجہ  
بایدار ہو گئی ہو کہ یہ زبان انگریزی میں ایک ضرب القتل ہو گئی ہے۔

اغلباً اس قبائل افسوس جہالت کی بنا او سوقت قایم ہوئی تھی کہ جب عیسائی اصرار اسلام  
میں بیت المقدس پر جنگ ہوئی اور عیسائیوں نے اپنے گروہوں سے بعض فنی و جنوینی  
یہ ایتین مذہب اسلام کے اعتقادات و اطوار کی بابت صرف اس فرض سے بیان کی تھیں

کہ وہ اپنی اسلام سے بظن ہو کر اس جہاد میں داخل ہوئے۔ اہل بیت علیہم السلام نے جو اہل بیت علیہم السلام کے لئے  
 قبضہ سے لکھا ہے لیکن یہ بات اس تک موجود ہے کہ اہل بیت علیہم السلام نے جو اہل بیت علیہم السلام کے لئے  
 دجوں کی جہاد سے واقف ہیں جو پیش قدمیاں اپنے فائدے کے لئے کیوں گئے۔ انگریزی میں  
 شائع کرنا۔ تیسری اور اسی میں ہم دیکھیں کہ یہ کونسا ہے کہ مذہب اسلام کی پیروی۔

سب سے عمدہ اور مختصر تعریف مذہب اسلام کی "وہ دین ہے جو انسان کو فطرت سے اپنے آپ کو کتاب و سنت اور وحی سے  
 (روح القدس) جدا کر دے جو انسان کو اس کے اس میں طبع ہوئی ہو باغی اور ذلیل بنانے کی ہے۔

"مذہب اسلام میں نہ تو نئے نئے قواعد و اختراعات ہوتے ہیں اور نہ اس میں نیا ایلام ہوتا ہے اور  
 نہ کوئی نیا حکم ہوتا ہے اور نہ کوئی طاعت ہوتی ہے۔ اس میں ایک مجموعہ قوانین واسطے بنائے گئے ہیں  
 اور ان پر ریاست کے پائے سے کام لیا جاتا ہے اور یہ مذہب ہوتا ہے۔"

"اگر کوئی اس کی رائے بہت سادہ ہے۔ اس شخص نے اس کو پسند کیا ہے بلکہ ہلکے پو۔ دوسری  
 رائے۔ لہارڈ۔ رولڈ۔ اسٹیشی۔ ساکن ایذا۔ سی ڈی چونکو۔ ویمہ۔ نے اس کی تائید کی ہے  
 کی ہے کہ جو صحیح مسلمانوں سے ملتا رہا اور ان کا علاج ہی رہا مگر ریٹ بین میں کثرت رائے خلاف  
 ہے اور ان میں ابھی تک حق ظاہر نہیں ہوا ہے کیونکہ انہوں نے حساسی مذہب کے کسی ایسے  
 ایک فتویٰ میں تعلیم و پرورش بائی ہے جس کی فضول ہر فردی اور کوئی زمین ملی ہے اور جس کو  
 وہ اپنا فرض نہیں سمجھتا بلکہ جب کوئی مذہب دیکھتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے ان کا نام کہنا ہے کہ  
 لیکن اسحاق شیلر کے کسی گرجا کی حد میں ان زمین ایسا ہے کہ تعلیم نہ دے تو وہ تعصب کا لازم  
 قرار دیا جاتا ہے اور ہدف طاعت جاتا ہے۔

کینین کی تقریر چار اینڈون نے لکھی ہے کہ یہ سبھی کو تو نور ہٹانے کے گرجہ میں ہیں  
 کی طرف جس کو دوسرے فرما رہے ہیں ان کے لئے کیا قابل وقت اور نہ قابل ہے اگرچہ یہ مذہب



حرم خوری۔ انسانی قربانی۔ بچہ کشی۔ جادوگری اور سب سے بالکل کالعدم ہونا ہے۔  
 عداوت سے پاک دنیا۔ کپڑے پاک پہنا۔ خود شناسی۔ بھان لواری۔ غریب پروری  
 کیروہ اپنا نفس مذہبی تصور کرتا ہے۔ شراب خوری اور خمار بازی بالکل پیوڑ دیتا ہے  
 شرمناک ناچ رنگ اور بے غمزہ رفت و رات کی اس فرقہ سے بالکل باقی رہی ہیں اور  
 پاک۔ انسانی وراثت کی کوئی ایک حد جو بر خوال کرتا ہو اور بجائے کاپی کے جیسی اور جاکہ کی آجائی ہو  
 اور اتنا ہونے والا نہ ہو۔ پابندی اور پرہیزگاری پیدا ہو جاتی ہے۔

خیر بڑی اور خیر انون پر ظلم و تعدی اور غلاموں پر سختی نہایت بُری جانتا ہے۔ اور انسانی  
 عداوت اور ادب اور یکسانیت کو عمدہ تصور کرتا ہو۔ مذہب اسلام میں اگرچہ ہم کثرت  
 ازواج و غلامی بہی دین مگر ان کی برائیوں سے باز رکھا گیا ہو۔ اور بغاوت تمام مذہبوں میں  
 اسلام سب سے زیادہ طاقت دار اور پرہیزگار فرقہ ہے۔ اور برخلاف اس کے یوروپین تجارت  
 سے اور شراب خوری۔ ہکاری اور تحفہ سے جو اور جیکہ اسلامی تہذیب اعلیٰ درجہ کی ہے  
 اور اس میں تعلیم و تربیت لباس شائستہ۔ صفائی جسمانی و راست گوئی و ذہنی شناسی باقی جاتا ہے  
 مذہب اسلام کی تہذیب اور عادات عجیب ہیں۔ افریقہ میں جو زکریا۔ پیر جابابین ضلع میں  
 دیکھنا بابت چھو کتنا کم ظاہر کرنا ہے تو عیسائیوں کا حقہ اور گنہگاروں پر تو فو۔ سلون کی  
 تعداد لاکھوں ہے۔ ایک سخت ماجرا ہے کہ جس سے بے پرواہی کرنا بڑی بیوقوفی ہے  
 جیکو جاننا چاہیے کہ اسلام عیسائی درجہ سے بالکل خلاف نہیں ہے بلکہ وہ قریب قریب نصف  
 عیسائی مذہب ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مذہب کے ملتا ہے  
 اور یہی علم اصول عیسائی ہے۔ یہودی مذہب علیحدہ ہے۔ اسلام مثل یہودی  
 مذہب کے محدود نہیں ہے بلکہ وہ تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ مسلمان چاہے کلمہ

بنا ستمین من حضرت ابراهیم خلیل الله موسی نبی الله عیسی بروح الله افلاحت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم

حضرت عمار رضی اللہ عنہ عمار بن الدین علیہ السلام کی تعلیم عیسائی مذہب کے اخلاف  
 میں سے ہے لہذا عیسائی مذہب میں ہر وہی مذہب کا عبارت ہے اور یہ مذہب ایشیا اور افریقہ میں ایسی  
 جاہلی رائج ہو گیا کہ عیسائی مذہب میں افریقہ اور سیرا کے ذرا کہیں تو اس مذہب میں عقلی فاساد  
 کے اور آواہ کی کا نام پاک دنیا، مجروری رکھا تاکہ دنیا پر مایا بندی کا راستہ بتاتے ہو  
 اور بہت تھوڑی کوشش کی مراد مل جاتے تھے۔ لہذا دیوتاؤں کو مانتے ہو اور شیعوں  
 اور فقیہان اور فرشتوں کی پوجا کر لے رہے تھے اسلام نے ان سب بد اعتقادوں کو نیست و نابود کر  
 علم الہی کے خلاف بحث کیا اباب بھی بغاوت تھی کیونکہ وہ مجرور کا استبداد کو توڑنے کے  
 کو کیا اس کے سر پر بنداری اور نیکی کا نایج رکھا جو اسے اسلام نے اصول اہل مذہب کا  
 سکھا، یا یعنی وحدت اور برتری کی بتائی

”اوس نے بجا، بے فرائی ہے۔ راگینی کی قلعہ کی اوڑاس نے غلاموں کو امید بن دلائی  
اور انسان کو اپنا سنے جنس کی قلعہ کی۔ اوس کی پابست بنائی“

نہیں، اسلام پر بیہ گاری صغالی اصف و لہ (ت)۔ همان نوازی سہانی اور کما  
کی نصیحت کرنا ہے اور بہ کار و سہ سے بچنے کی نصیحت کرنا ہے۔ اور وہ چار نیکیوں پر کما ہے  
مدا اور ادا گناہ اور یہ سے بچنا سکھاتا ہے۔ اگرچہ عیسائی مذہب میں کسانب کے مسئلہ  
بہت بڑا ہے اور اگر اسلام میں تو کوئی کیا نیست تعلیم کرنا ہے تو اس مسئلہ کو سب ملنا ہے۔ پس یہ بیانی میں  
مسئلہ کو اسلام میں تسلیم کیا۔ آمیں علاوہ مذکورہ باب کے بیعت آم صغی اللہ و صغی اللہ  
من بکار و سہ سے بچنا ہے۔

انھارے مومن اخوت نامہ طویل اور بکھرا ہوا تھا۔ انھوں نے حکم کرتے تھے۔  
 اور پھر اسلام میں پڑی شہوت ہو کر لکھنؤ پر ایک شخص سے یہاں تک کہ پہلے سے وہاں پہنچا  
 تو انھیں ذات ایشیہ جانی ہے اور ایک نو مسلم نور احمد اگر وہاں لایا جائے تو وہاں پہنچا  
 ہو جاتا ہے اور نو مسلم کی ہوسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا تھا۔ اور نہ ہی وہاں پہنچا  
 اور یہ بھٹان کے تاجدار میں دج میں نیکن اپنے محل و آمد پرین کہہ رہا تھا۔ وہ یہ سن کر  
 زید محمد بنیت کا اقرار کرتا ہے۔ لیکن حقیقہ جو اس دیکر یہ کہہ رہا تھا کہ جانی ہے وہ  
 بڑے موثر جابر تھے ہونے ہیں۔

نوسلمانان اوفیقہ بر بوم کثرت ازواج و غنائی بڑی عورتوں کا یہ حضرت  
 زید محمد بنیت علیہ السلام نے مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ابن روم  
 کی ہلاکت فرما دیا۔ یہ یہ یہ تھیں وہی ہوتا ہے۔ حضرت نے اس کی برائیوں کی تحقیق  
 کی کہ ان میں فرمائی عالمی کہ اس سے نہ ہی میں اس سے شایع نہ ہو۔ وہی اس سے بڑی  
 و بیش بہا ہے کہ ان حضرت نے پہلے ہی کہہ دیا کہ وہی کہہ دیا ہے۔ ان کے  
 ہشت کے جشیوں کے اہل اسلام اپنے غلاموں کے ساتھ بڑے بڑے تھے۔ ان کے  
 ازواج کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے منہ میں فرمایا ہے اور یہ کہ وہی کہہ دیا ہے۔  
 علیہ السلام میں اپنی اور اسکی پہلی میں بھی کائنات نہیں ہے۔ حضرت رسول خدا علیہ السلام نے  
 علیہ السلام نے اس کو بہت آزادی کے ساتھ مرحوم فرمایا لیکن باوجود شانہ انہیں  
 اہل اسلام۔ شہل یورپ۔ ترکی۔ الحبیب زید۔ اور یہ کہ اس سے بہت

۱۴ نامہ مذکورہ اسلئے کہ وہی اہل ہوم سے بہت کم ہے۔ وہاں یہ کہہ دیا ہے اور انہیں تہنید ہوئے

تو وہ اپنے غلاموں کو شہل اپنے حواہ پناؤ چھوڑ دے





کچھ ٹیڈر کی اس تجربہ کار نگرانی پر اس نے ہنسنا شروع کیا۔ میں نے فریاد نہ کی۔  
 قابل فہم ترین گڑبڑی دھت گنبد میں بسکویاں، سونے کی وہ گھنٹے، سنائی  
 جو مضمون مشہور زبان ماسن، ساح افریقہ کے مارنوبیر کو اپنی تعمیرات سے باخاط و دل شایع کرنا  
 تھوڑے ہی عرصہ میں ہوا۔ یہ کام بارہواؤں، تھامہ کے بہت سے ٹیڈر نے مقابلی  
 کے لئے کیلئے یا کر کے ہیں کسی مذہب جو جوہر کی ہر ہائی زبان و بافت کا کرشمہ  
 عجیب ہے۔ عداوت پرین جب جو بیان باخاط تصور کیا جاتا ہے اور اس پر نثر کا انہماک  
 لکھا جاتا ہے اور اس کی گنت چینی اوس کے ہم نغیت پر غم کی جاتی ہے۔ یہ ہے وہ  
 جان لیتا ہے کہ ان لوگوں کو صرف اس قدر روشنی کی ضرورت ہے۔

روشنی ان سے پہلے ہی ملنی ہے یا ایک رنگین شہنشاہ سے ملنی۔  
 کہتے ہیں اور انکو دین کی زیادہ روشنی کی ضرورت ہے۔

شہر قیصری اور شہر یقین چوتھے شہر کے قابل ہیں اہل اسلام اور ہمالی  
 مذہب کے جہنوں سے جھگڑا کرتے ہیں۔ اب کے کسی مذہب پر یہ تہذیب کیا تھا  
 کہ شرف و قسمت پر اور دین پر۔ اہل اسلام کا بہت زور ہے۔ وہ سب ایک ہی  
 ہیں اور اول میں بردہ خوشن اور اور قسم کی کہ قہر بان پائی جاتی ہیں۔ یہ دنیا جانتا ہے۔  
 کہ جسی جب نہیں سکتی۔ بچہ مقابل آپ کے اور یہاں کے۔ کہ شہر قیصری اور شہر یقین  
 کے ہر مضمون اور نثر پر شہر قیصری اور شہر یقین کے ہر مضمون اور نثر پر

۱۵۔ مسلمان اپنے مذہب کو قدرتی نہیں سمجھتے اور نہ وہ سید جبریل سے لے کر عیسیٰ  
 کی پوسکار سے تمہیں جیسا کہ ہم کہتے ہیں۔ یہ مذہب اپنے دین کے دعوے کرتا ہے  
 جس کو اس پر اعتراض کرتے ہیں۔

[illegible]

شکله ۱۰۰ - جوشانده گیاهان دارویی

...and the ... ..

حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو بڑا ہی احمق سمجھا کرتا تھا۔ لیکن اب میں نے اپنے آپ کو بڑا ہی سچا سمجھ رہا ہوں۔

[illegible]

طریقہ مذکورہ بالا چاروں میں سے کسی ایک طریقہ سے لایا جائے گا۔

اور نے کہ چونکہ اس وقت میں یہاں پر انگریزوں کا

۲۔ یہودیوں سے بیادہائے کفر ہے اور محمدیہ فریقہ بہت سہل و آسان ہے۔

ترجمہ : جنس ، ایک نسل اور مجموعہ بیان کرتا ہے اور یہ

دوسری پرپاس رفقا، دوپہر چائے پیئے۔ چہ سلام شہر بھیبالی مذہب کے۔

۱۰. اے خیر قوم سے بہشتیہ کو کثیر ہے۔ جو اون سے بدتر ہے۔

اور اس کا جواب دے دیتے۔

سید کو روایا حدیث سے اس سے جتنی فوٹو اخذ کر سکتے ہیں اسے

[illegible]

... و ...

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے۔

یہ سب کچھ دیکھ کر اس نے کہا کہ: "اے خداوند! میں نے تجھے سب سے پہلے سنا تھا، اب میں تجھے دیکھ رہا ہوں۔"

مجموعه کتابیات - کتب و اسناد - فهرست

وہ لکھ کر دیکھو کہ کیا لکھا ہے۔

مکر ملک و وسط میں ہر جہش نے اپنے مذہبی قواعد کی پوری پوری ملحوظ رکھی۔ جس کی اگرچہ نتیجہ  
کو مشہور ملک حرکات سے باہر کھاسے۔ مغربی افریقہ اور وسطی اسیان میں جو۔ نہ تھے  
بہانیکہ اتفاق ہو چکا ہے باطل حالت مختلف پائی جاتی ہے یہاں اسلام کا مثل زمانہ قدیم کے ہوا  
اور ہے اور فاسکوں کی حدود پر پانچوں زمانہ مارا قہر کے ساتھ پایا ہے۔ سب پر اور  
یہوں کے ہی کو پھون میں اور۔ کسی تعین کیجانی ہے اور دہاٹے ناگہ کے زہل و درم و زہل و  
کہ وہاں پایا جاتا ہے۔

جب افریقہ میں مذہب جہش اور دیناری سے اہل اسلام پر پورے فوجی کاوش ہے۔ نہ ہر جہش  
ویشے افریقہ میں اسلام کی گاہ پائی چکات ہے دیکھتے ہیں اور اس کو غلام بناتے ہیں۔ ہر قدر  
مذہب میں کھس سے زیادہ دریافت کیجئے کہ وہ زمرہ و ہذا۔ نہ میں شامل ہوا۔ جسکو وہ ایک  
نہذا کہ نصیبت اور عقل پائی اہل افریقہ کو اسے تدویر نہ ہیں۔ اور جہش کے پانچ میں کہا  
سنا۔ اور ایسا ہی وہ جوانی میں بھی کہتے ہیں کہ مذہب اسلام بنو نہوا اور آگ کے چھپنے  
ہا۔ سب سے خوش ہونے میں ہر جہش انھوں میں اور اس وقت کاغذ پر چھپاتے۔ سب  
ایک ہی طرح خوف زدہ ہوتی اپنے گھٹے جگے بیٹھا ہے۔ اور۔ کہ ہو۔ کہ کو آگ لگی ہو اور  
نہذا آدمی اور اس کی جو رہ چوں کہ وہ اسلام بنانے کی واسطے بازو کر لئے جاتا ہے اور ایک  
مسلمان ایک الموت کی صورت شمشیر نہ ہا نہ جہش ہے اور اس کے ہر سر پر کھڑے۔ ہے۔  
اور۔ کہتا ہے کہ موت بڑا کہ یا قرآن میں ہر ایمان لائے افسوس کے خیالات ہوا۔  
کے میری رات میں نہلا جہش۔ زور میں ہے میں اچ کے دل پر نقش کاغذ پر گئے ہیں۔  
نہذا سنی سے بچے خود دیکھتے کا اتفاق ہوا۔ اور وہاں پہلے سے مسلمان ہو کہ وہ پہلے سے مغربی  
سودان میں مذہب اسلام کی شہر ہے ملک اور یار گئے ہی سے ہوئی تھی۔ نہا گئے۔

میں چنانچہ دشمن خونی چرواہا اور غلامہ مسلحین میں بحث اور جاکش خوشیاں پائی ہوگی  
 گذرے ہیں اس چرواہے نے بارہویں چپ سی بن اپنا بن اسفندہ ریائی سب کے ساتھ  
 جو ایک جیل جگہ سے لیکر چلا اٹلا نکلتا ہوا تھا اسے چند مسلمانوں کے سب ہو سکی  
 یہ ہو گئے۔ وہ سب یہ چاہتے تھے کہ اگر کوئی مسلمان نہ ہو تو بہت پرستی چوڑا کر دیتے  
 کاتما رہے یا وہیں کہ اسی مسجد کے شروع میں ایک شخص سے خود پوچھا کہ سر فرما  
 اور اوس نے دین اسلام کو اس قدر ترقی دی کہ نام ملک عمان ہو گیا اور وحشی قوموں کو  
 جن کو انہوں نے خوب صبر کیا تھا اور زور دیا۔ اس بچے نے انہوں کو دیکھ کر نہ سہا  
 کی ترقی میں اس مسلمانوں پر۔ اپنے نام کے تقدس کی وجہ سے وحشی ہو کر ہر ایک قوم  
 میں جو اوس کی مکان سے سیکڑے سلاح کے فاصلہ پر رہتی ہو جانا چاہتے۔ وہ وحشی بہت  
 بن گئے ایک جان در قاتل کے رہنا ہے اور ان کے ساتھ سونے اور کانے لگتا ہے  
 اور کاغذ عجیب اوس کے مشربہ بنافیل قیاس اور شیطانی قواعد مذہبی کے ہر ایک جگہ اوس کے  
 ساتھ پھرتا ہے یہ قواعد مذہبی حضرت اس قدر ہوتے ہیں کہ اوس کے بدائی بت پرست  
 جسکو سب سے سبکیں اور پھر کار بند ہو سکیں یہ سو ڈاکٹر ایک ماہ چھ ماہ یا سال پھر قیام کرتا ہے  
 جس زمانہ میں اوس کے قہر میں اوس کی صفائی پوشاک کی طرف دیکھ کر نے ہیں اور اوس کی  
 عقیدہ کرنے لگتے ہیں وہ اس مذہب میں کوئی بات ایسی نہیں پاتے جس کے حاصل  
 کر سکیں وہ خواہش کر سکیں یا جسکو وہ سمجھ نہ سکیں۔ اس طریقہ سے ہمیشہ غلامیوں  
 میں غلامی اور اسلام کا بیج بویا گیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں صد ہا مشغیتوں کو غلامی  
 کی تہ از سے زمین گھونج جاتی ہے اور بیج کو اور دہر کو اور شام کو برابر اذان نماز ہوتی ہے  
 اور وہ گھٹنے جو بہتر بتانا تراشیدہ ہنرمندوں کے سامنے ختم ہوتے تھے اب خدائے وحدہ شہد

دینِ حسنہ کے جوئے میں اور وہ لبہ بول چالی کا دوست کہ یہ شمس کے  
مارتے تھے اب خداوندِ کریم کی صفت و ثناء میں آئے مارتے ہیں۔

مفسرِ جہدِ سب اسلام کی ترقی اور مسلم کے ساتھ نہ ہونے کی بات نہج کو ہے ۹  
ایک قسم اشارہ سو برس سے یہ زمین پر شے چلے گئے ہیں کہ کھلو کسی کو نہ آجوت  
مذہبِ مذہبی ہے۔ ۹ اور وہ حامی دینِ حشری اپنے بدلتے ہوئے اصل سبب ان کا یہ ہے  
کبھی اپنے مذہب کی نفی کر رہے تو کوئی توجہ کی بات ہے ۹۔

پڑے ہم وطنوں نے جو اس بیان میں توجہ پڑا اسے دی ہے۔ وہ ہم فقہِ اربعین  
کر کے اب ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ مذہبِ اسلام کے عقاید کیا ہیں اور وہ "حجت بان" ہیں  
کے قابل اور عام فہم ہیں یا نہیں ۹۔

اسلام مثل ایک گھوڑے کے ہے جو خوبصورتی طاقت اور ہر داشت میں شہیرہ  
اور تقصیر ثابت کرنے میں بہت چابک ہو۔ پائل ایک نئی زبان ہے۔  
مذہبِ اسلام یہ تسلیم کرتا ہے کہ موت کو نہ ہو لو اور چونکہ زندگی کے ثبات ہے اس  
اسے توڑتے زمانہ میں جو نیکی کر سوا اور نہ کرے وہ ہمیشہ رہے ہر شہید ہو گا۔

اسی تسلیمِ مذہبِ اسلام کی ہے کہ جو کہ ہم پہاڑ، نیات، ثابت ملک ایک سو اسی  
مستقیم رہے گا اور بنیاد اس کے ہے۔ پائل تو سب سے پہلے خدا و احد ہے۔

۵۔ نوٹ۔۔۔ غلطی کے مشاہد حاصل ہیں۔ یہ ہیں رضوان اللہ علیہ  
شہدِ سحری مطابق سنی "اب" کی، نہ اس سید بل مجبئی غلزی عید اللہ علیہ  
عسوی ہیں سلطانِ شرکی نے اپنی زبان مبارک سے محمد سے سب تعریف و توجہ  
مذہبِ اسلام کی بیان کی تھی۔







... قناد لطف اور سلیک ...  
 ... اور آپ مذہب ...  
 ... کوئی چیز ...  
 ... قرآن مجید ...

...  
 ...  
 ...  
 ...

...  
 ...  
 ...

...  
 ...

...  
 ...  
 ...





کلام مجید کی جیسی سورۃ الانعام میں اس طرح بیان ہوا ہے۔

وَكُلًّا لَكَ نَزَمِي اِبْرَاهِيمَ مَلَكًا لِّسَمَوَاتِ ۝ رَضِيَ وَجَعَلْنَا مِنْ الْوَقَّينَ ۝ فَلَمَّا احْتَجَّ عَلَيْهِمْ اِبْرَاهِيمُ لَمَّا كُنَا جَا  
فَاِنْ اَبْرَاهِيْمَ فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝ فَلَمَّا رَءَاهُ رَافِقًا اَبْرَاهِيْمَ جَا فَلَمَّا اَفْلَحَ قَالَ لَنْ اَبْرَاهِيْمَ

رَبِّ اَنَا اَكُوْنُ مِنَ الْقَوْمِ اَدْفَعُ لَنْ ۝ فَلَمَّا رَءَاهُ رَافِقًا اَبْرَاهِيْمَ رَافِقًا ۝ فَلَمَّا اَفْلَحَ قَالَ لَنْ اَبْرَاهِيْمَ ۝ فَلَمَّا اَفْلَحَ قَالَ لَنْ اَبْرَاهِيْمَ ۝ فَلَمَّا اَفْلَحَ قَالَ لَنْ اَبْرَاهِيْمَ ۝

اَبْرَاهِيْمَ جَا فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝ فَلَمَّا رَءَاهُ رَافِقًا اَبْرَاهِيْمَ جَا فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝ فَلَمَّا رَءَاهُ رَافِقًا اَبْرَاهِيْمَ جَا فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝

فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝ فَلَمَّا رَءَاهُ رَافِقًا اَبْرَاهِيْمَ جَا فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝ فَلَمَّا رَءَاهُ رَافِقًا اَبْرَاهِيْمَ جَا فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝

فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝ فَلَمَّا رَءَاهُ رَافِقًا اَبْرَاهِيْمَ جَا فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝ فَلَمَّا رَءَاهُ رَافِقًا اَبْرَاهِيْمَ جَا فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝

فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝ فَلَمَّا رَءَاهُ رَافِقًا اَبْرَاهِيْمَ جَا فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝ فَلَمَّا رَءَاهُ رَافِقًا اَبْرَاهِيْمَ جَا فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝

فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝ فَلَمَّا رَءَاهُ رَافِقًا اَبْرَاهِيْمَ جَا فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝ فَلَمَّا رَءَاهُ رَافِقًا اَبْرَاهِيْمَ جَا فَلَمَّا اَفْلَحَ ۝ اَحْبَبْنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝

۱۔ ہر دو لک رب رب مع اول صفہ ۶۶۔

۲۔ جز نبی کہیں ہیں یاں خدا اول باب ۶۔

نہی اللہ کو کی ۔ ہاں اس کے برکت ہندو سپرکار بندھن ذیل میں درج کیا جاتی ہے  
 ۱۔ دانا قال ری : ساقبہ اللہ وادبہ : ع ان الارض اللہ وخرمہا من البشر عبادہ  
 ۲۔ دعا قبتہ لہ تین

بڑے فہم ان میں پانچویں قسمی حدیث یعنی علیہ السلام پر ہیکو عیسائی اپنا نجات پر  
 لیتے ہیں اور ایک دوسرے خدا کی برابر شمار کرتے ہیں اور اس پر امر کا اسلام اور عیسائی مذہب  
 میں بہت بڑا فرق ہے عیسائی اپنے عجب اور منقطع فرقہ کی علم سے تو واقف نہ ہوتے  
 یہ خیال کرنے لگے کہ ہم مثلثیت کے قائل ہیں اور جب اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ  
 مثلثیت کیا چیز ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ تثلیث میں باپ بیٹا اور پاک روح تینہ شامل  
 ہیں اور کہہ کر : باپ دینے میں کہ تین تینہ تکرار ایک خدا ہے مگر جب اس ظاہر  
 بنے ثنائی کی وجہ دریافت کیا جاتی ہے تو وہ اسلوب پاک و فردہ داخل تبادلتہ میں  
 اور اگر کہ نہ آیت لکھ : انیسکو پیدیں ربیاری کا ماتحت) یہ کتاب ہے کہ یہ جگہ : ا  
 یا کتبہ لوک کے مشہور مودف عقائد میں جنکا نام ایشیائی مسیح نامہ مذہب ہے اور  
 جب اس کی وجہ سے جسے جان پہنچے تو وہ یہ کہہ کر نالہ مینا ہے کہ جو ان معابد کے پر  
 نظر پر ہی اعتبار نہ لگے گا اس پر وایمی تبادلتہ میں ہوں۔

پیرن شانہ نے اعجاز مادیوں کے خدائات اور عقیدہ کی ابت اپنے لہر  
 ۱۔ ملحدانہ تحریر کر کے تین۔

ایشیائی کا کلام جو تمہارا یہ سچے معتقدین کو بہت خوش کرتا ہے اسے پڑھو

۱۔ سورہ ۱۰ عرف





کتاب ہے کہ

یچا آپ سوال حاکم وقت کے ہوں۔ عجیب علماء مارمر نہ دیا یہ اس موقع پر  
 لفظ ہے۔ حاکم نے دریافت کیا "اعلیٰ جہد مانہ" نے کہا "ہے جسے زندگی" سی  
 حاصل ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے داما "تہمہ ہا ہا" کہا کہ اس کے خطائے  
 واحد کے اور کئی اچھا نہیں ہو "لیوک ۵۔ ۲۰" "ہوگ جو یہ خیال  
 نسبت عیسیٰ ہی خدائی واسطی اور کہ ان فہرہوں کا نزا چاہے

ہاں نکستہ عیسائی مذہب کے مسند تائید و حاس اس حال بیان کیا کہ وہ عیسیٰ  
 علیہ السلام کو خدا کی ذات میں نہ کہہ کیسے ہیں۔ اور اس پر دیکھ کر کہ گئے کہ مذہب اپنے لازم  
 اس بار میں کیا رائے دیتا ہے۔ میری اسے میرے دیکھ کر اسے "کسی انسان کو کہ جس  
 ذات میں اور کہنا محض ہرگز نہ ہوتا۔ یہ خیال اور کہہ بہت بڑی بات بلکہ سچ کہ  
 مذہب مات ہے۔ مسلمانوں کا یہ ہے کہ خدائے کوئی مخالفت نہیں اسی  
 لئے ہلکا ہے اسے سالم سے قوت مجوزہ عنایت کی جسکے بغیر ہم پر ایک پتہ کہ اپنے  
 سے واقف۔ دیکھ میں یہ مانا کہ ہماری قوت مجوزہ محدود ہے۔ خدا کا جو زمانہ میں  
 مشہور ہے ہمیشگی اور پابانی کو فکر کرنا عقلمندی نہیں ہے۔ وہ خدا کی ذات کیواسطے  
 ہے اور جس طرح ہم نہ کو مشہور میں مدد یہ ہی مان لانا چاہئے کہ اسکی ذات کیواسطے  
 پابانی اور ہمیشگی ہی براہ یہ بات تو ہر اوستہ میں لکھا کہ کوئی ایک شخص بندہ اور خدا دونوں  
 نہیں ہو سکتا۔

انسان کیا خیر ہے؟ انسان مخلوق خدا ہے جسکو اس نے عجیب قدر متدین کیا ہے۔  
 اگر قضا و قدر سے لاجواب ہے اسکی ذاتی طاقت۔ عقل۔ حکم و ہمت۔ عہد۔ یرین اور





اگر وہ خدا ہے تو اسکی لیاقت کہیں محدود نہیں ہو سکتی۔  
 اثبوت انسانیت یہ ہے کہ وہ مثل انسان کے چوکے و مفد و اعجاب و بے ہوشی ہو رہے۔  
 اور ثبوت خدا کے یہ ہے کہ وہ نہ پیدا ہو سکا، نہ بڑے بچے جھنڈے سے ایسا نہ ہو، نہ اور اپنی رشتہ کی  
 سب عیسائوں نے دیکھ میں پھنسا ہوا ہے۔

مثل لوہے کے پیچھے، دست بکوکہ میں جھ بالائی ہے اور ہلو قسید کہہ رہے ہیں  
 یہ کوئی بچہ نہیں ہو بلکہ اسکے مقلدین کہہ رہے ہیں اور یہ تعجب کی بات ہے۔  
 یہ بائبل ہے و قوی اور ایل لہ ایل ہے۔

یہ ایک شخص ایک سرسری نظر سے اس میں سودگی ملو کہہ سکتا ہے کہ یہ مکروہ ہے۔  
 اس بابہ کوئی بابت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے کوہ نبین لکھا بلکہ انکی ذات پر مبنی ہے  
 ہما کہ ان سے ہر گز ناچاہئے نہ سر ہما کہ نہ جبریل علیہ السلام کی ہر پوری بات کو سنا کر اور بچے  
 نہ اسکی نبی ابن مریم رسول اللہ و کہتے ہیں انقباء فی مرتبہ و ردہ سے ہوا ہے  
 نہ در سب سے زیادہ قدر و تافہہ و اشہد و اخیر الکلام انما اللہ واحد لا شریک لہ  
 نہ فی الساموات و فی الارض و کفی اللہ وکیلہ ابن لیت تکف اللہ عن الکران و ہما  
 ولا لکم المشرکون و یسببن اللہ انکم ان تفسدوا و اللہ یفعل ما یشاء

صلی علیہ وسلم

الصلی ابن مریم اللہ رسولہ قد خلعت من قبلہ الرسل و اور  
 یا ہوں الطعام

۱۵ سورۃ النساء اخیر۔

۱۵ سورۃ الایہ یعنی نہ تو خدا کی بات نہیں و نہ وہ کسی تم کی شریک نہ خدا سے رنجت نہیں۔





مشاجہ سے فرزند کے کہنے۔ نے اچھی آنکھ نہ دیکھی تھی۔ اس لیے سر پریشانی میں۔ تجھے گواہ ہے  
 اے خداوند علامت طاسہ۔ جو نے لگین آپ سہاویں۔ نہ نہ اے ایک موقع پر کسی (اے)  
 نے۔ ہے اپنے۔ حد کیسے کو کہا تو آج، جو۔ کہ انساں اے عمدہ کام کے  
 اور۔ کیا کیا کرنا۔ عیب میں مشغول ہو۔ بہت مشغوبہ عالی راغدا  
 اور۔ اور صفائی قلب نہ ہو انگیزہ تھے۔ آپ اعلیٰ وجہ کے ہر روز نیر اور شہ  
 عجم آگاہ ہیں۔ ہے ہم۔ نہ ہی جبرائیل۔ اری و عجم کو آپ بہت دوست رکھتا  
 ہے۔ اے بار روا۔ ہے اے عجم مبارک متوسط۔ کہ کہ اور آپ کا حق و لغو  
 ہے۔ چاند دوست و خدا۔ ہے۔ میں جس سے بنے نہ۔ ہے۔ ہے اور نہ کہ چاہتے تھے  
 کہ۔ اے ان جو کہ۔ میں لوں ایا۔ ہے کو کہتے قتل و من قبہ من کہ ب

عالم برکت کی تائید سے مسیح عالم میں (میرہ) آئے۔ ان کو اپنا پھول  
 اور ایک مال سپرد کیا۔ یہی نہ کہ کسی قسم کا پھول جو نہ وقت سے نہ کوئی چاہ ہے جو نہ  
 ہے۔ یہاں ایک گھنٹہ کے راستہ میں جو اور جہان اس خضر عالم سے سال تشریف لایا  
 کرتا ہے۔ یہ ایک اور قریب ایک ماد کے یاد الہی میں مصروف رہا۔ یہ آیا وہ  
 عالم میں۔ یہ عالم میں منصب اور اپنا کل بیٹے ماد الہی میں مصروف تھا  
 یہ مقصد آری۔ کے ایک آواز دہرا۔ سننے اور دہرا۔ آپ نے کوشش کی کہ وہ  
 آواز دہرائے۔ لیکن وہ جبراً جی آپ کا بیٹا یا ہو گا۔ یاد اب وہ اپنی میں تشریف  
 لایا۔ وہ آواز دہرائے۔ آپ نے اس کی اور اپنے منہ کو گرہ لگایا تو آپ کو اس قدر خوشی  
 ملے کہ اس سے منہ نہ لگے۔









آل - عزت صدمہ ہونے پر ولت پرستہ ریف الہ - نے اور انہوں میں جس نے  
 یہ کہتا ہے کہ یہ ہے نہ کہ یہ اللہ وجہ اور جنہ و گ آپ کا گنبد ہے۔ چہ پڑیاں لاسے  
 لکھتا ہے کہ آپ کے سب سے کو باطل خیال کہتے رہتے ہیں کہ سچائی کو ہڈی صداقت  
 کہتے ہیں۔ سے ردا دل ہی اول پر مشرف با صا - ہم ہو رہے وہ آپ کے نہ ست تلبی بھی با عز  
 و سب سے جو آحقہ سب معلوم کی طرز معاشرت سے پاس رہے۔ اس کے ہونے اور جسے  
 آپ کو کوئی راز پوشیدہ نہ ہوگا وہ ان اختلافات کہ باسانی معلوم کر سکتے تھے جو وہاں  
 دیکھو کہ میں لین پس ہونے لگے۔

آپ نے چند سال قبل سے کچھ اور لکھا تھا کہ آپ اپنے اراد سے باز رہیں جو ہم پر رہتے ہیں  
 اب وہ یہ مخالفین - اسے ہمارا آپ اپنے اراد سے باز رہیں جو ہم پر رہتے ہیں  
 ۱۰۰۰ روپیہ نام لکھتے ہیں معلوم ہے اور کو قرآن مجید کی سورۃ ۴۱ دین لکھ کر سنائی گئے  
 کہ ان کے لئے یہ ہے۔ ان کے لئے یہ ہے۔ ان کے لئے یہ ہے۔ ان کے لئے یہ ہے۔ ان کے لئے یہ ہے۔  
 اس پر اور ان آپ سے معجزہ کہ کیا آپ نے فرمایا کہ میں واسطے انہوں میں جو کہ ہے یہ گنا  
 ہوں نہ کہ میں نے ہمارے معجزہ ہم پر ہے کہ کوئی شخص ایسا ہے جو مثلاً تمنا ہے مجید کی ایک  
 سورۃ کہ ہے اور معجزہ سورۃ لکھ رہے۔

یہ بات کہ ثابت نہیں ہوئی کہ اس وقت معلوم ہے کہ ان کے لئے یہ ہے۔ یا جو مثلاً معجزہ ہے  
 کہ لکھا ہو کہ یہ ہے۔ ایک کے لئے ہے۔ ہم "امام ربی اور اپنی صداقت اور فصاحت سے  
 بہرہ ور ہے۔ کہ یہ ہے۔ ان کے لئے یہ ہے۔ ان کے لئے یہ ہے۔ ان کے لئے یہ ہے۔ ان کے لئے یہ ہے۔  
 غلط فہمی برائوں کہ ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے گنہگاروں کو غفر کیا ہے



۱۔ آیت معلوم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناکری جب کہ حضرت  
 ۲۔ وقت مر مقرر نہ ہو وہ ہر روز ظاہر میں آتا ہے۔ جب کہ ان کے  
 ۳۔ ان کی حالت میں رہا نہ گئے۔ اس بار پانچ سو تیس سو کوئی نہ رکھا ہے انجام  
 ۴۔

۱۔ راتوں میں وہ کورہ میں داخل ہوتے ہیں۔ ان جاسوس کی آہستہ معائنہ  
 ۲۔ راتوں میں وہ کورہ میں رہتا ہے۔ اس کو اس کے اپنے گھر میں رکھا ہے۔

۱۔ یہ ہے کہ ان کے پاس سے ہر روز ایک ایک رات ایک ایک رات سے جو کچھ چاہتا ہے

۱۔ اس کے پاس سے ہر روز ایک ایک رات ایک ایک رات سے جو کچھ چاہتا ہے  
 ۲۔ اس کے پاس سے ہر روز ایک ایک رات ایک ایک رات سے جو کچھ چاہتا ہے  
 ۳۔ اس کے پاس سے ہر روز ایک ایک رات ایک ایک رات سے جو کچھ چاہتا ہے  
 ۴۔ اس کے پاس سے ہر روز ایک ایک رات ایک ایک رات سے جو کچھ چاہتا ہے

۱۔ اس کے پاس سے ہر روز ایک ایک رات ایک ایک رات سے جو کچھ چاہتا ہے  
 ۲۔ اس کے پاس سے ہر روز ایک ایک رات ایک ایک رات سے جو کچھ چاہتا ہے  
 ۳۔ اس کے پاس سے ہر روز ایک ایک رات ایک ایک رات سے جو کچھ چاہتا ہے  
 ۴۔ اس کے پاس سے ہر روز ایک ایک رات ایک ایک رات سے جو کچھ چاہتا ہے



[illegible][illegible]

دراوسلہ پہ پانچ لاکھ مالدار بڑے ..... ہیستہ ت۔  
 خانہ ..... عین بارہویں ..... کہیں کہیں عظم زاد  
 دیر ..... مغلوی کو قتل کیا ..... ریسندہ مضبوطی رکھ  
 راجہ ..... کہ اسے مار کے ماس بڑی گئی۔

ج۔ یہ کہ جس جس قدر اس شخص دنیا میں منتخب شاہزنی۔ او واضح توانیں اورانی۔  
 'اروہیب' انداز سے نوشتہ شدہ۔

[illegible]

سید محمد رفیع



بچے کو اپنے پاس لے گیا۔ کابل سے نکلا۔ وہاں ایک انکوائری سے اور نہ  
بہت سی بات تھی اور وسیع بیمار زمین مار سکن نے اس کا جواب دیا۔ اور اسے جو اس کے

کنا دیا گیا اسے انسان روح جیسا کہ بتایا گیا تھا۔

بہت دور پہنچا۔ اس کا مختصر بیان کرتے ہوئے دیکھ لیا گیا۔

پہلے کو معلوم کیا، اس کا اصل مذکر وان جاننا اور اسے قسم کی بت سنی سے غور  
کرتا ہی نہیں ہے۔ مگر وہ بت سنی کے بعد اسے علاوہ ان چیزوں کے اور بہت

کچھ بتایا۔ وہ اپنے علاوہ اسلام حضرت مسلمان علیہ السلام حضرت ابوبکر علیہ السلام

حضرت علیہ السلام حضرت عمر علیہ السلام حضرت عثمان علیہ السلام حضرت

ابوبکر علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت

اسحاق علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام حضرت داود علیہ السلام حضرت

اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت

اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت

اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت

اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت

اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت

اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت

اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت

اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت

دعا کی اپنی تحریر میں لیکر آسمان پر پڑھواتے ہیں اور وہ سب سے پہلے اسی قسم کے کلمات فرشتے  
 اس کے پاس آجاتے ہیں روایت ہے کہ دائیں طرف کافرتہ ایک کام کو اس کے  
 لئے لکھا ہوتا ہے اور اگر اسی قسم کی فانی یعنی انسان سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہی کلمہ فرشتے  
 بائیں طرف اسے لکھتا ہے کہ اس گناہ کے لکھنے میں سات گنتے توقف کرتا ہے یہی  
 وہ کلمہ ہے اور اس کا گناہ صاف ہو جاتا ہے۔

اسلام کا تیسرا عقیدہ یہ ہے کہ الہامی محدث کتابوں! لا ازل اور خاص کر کہ اخیر  
 الہامی کتاب پر جس کا نام نامی قرآن مجید ہے۔

یہ لفظ آیت قرآن سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی عربی میں بڑے امین اور بزرگوں کو جو  
 چیز بڑھنے کے قابل ہو۔ شے بڑے غیر مساوی حصے قرآن کے ایک سو چودہ میں جنکو ستر میں  
 کتب میں اور وہ چارے باب یا فصل کے ہیں۔ ہر سورۃ کے بھی چوبیسے چونسٹے غیر مساوی  
 حصے ہیں جو آیات کہلاتے ہیں۔ ان سورتوں کے نام جدا جدا ہیں کسی قوم معصوموں کے  
 جب سورۃ کا نام ہوتا ہے کسی جس کا ذکر جس سورۃ میں ہوتا ہے اسی کے نام سے  
 وہ موسوم ہوتی ہے اور عموماً سورۃ کا لفظ اول ہی اس کا نام ہو گیا ہے۔

نام کے بعد ہر سورۃ کے شروع میں سورۃ نام کے ایک سنجیدہ آیت ہے  
 جس کا نام تسمیہ ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو باری  
 عزوجل اور بڑے رحم والا ہے۔

کلمہ دنیا مانع ہے کہ قرآن کی زبان از بس فصیح اور ثنابت کا گزیرہ ہے لا ٔلام عربی  
 زبان کی اول درجہ کی کتاب ہے۔ عبادت باطنی میں بصورت اور ادب میں آمدت خصوصاً  
 ادب و قناعت پر جان ایلان نبوت مقصود ہے اس لیے کہ جس کے ہاں خدا کے



کاموں اور آئینہ نیکوئی کی باتوں کا مجموعہ بیان ہے۔ دماغی کتابت میں اس کا شمار ہے۔

۱۱۔ انیسویں ہجری میں اور حجاب اخلاقی و عرفانی کنالٹ حاصل کر نیے واسطہ تھا جس سے ہر شخص کو  
اور ب میں شے کے یہ بات ہو کر چلتے اور واحد خدا کی عظمت اور پرستش کرنے اور اس کی  
کی مرضی پر شکر کر رہنے کی تاکید ہے

دلائل نبویہ جو اپنے اور ان پر نیکی اور عورت کے کتابت اس سے قطع نظر کر لو اور اس کا  
۱۲۔ حجاب اخلاقی و عرفانی سے، کیونکہ وہ بھی وہ شریعت کی اعلیٰ درجہ کی شاعرانہ کتابت ہے۔ بہت سا  
۱۳۔ آیت شریفہ ہے کہ نہ کہ قدم الایام سے ان سم کی عبادت کا خلاق ایشیا پر حجاب ہوا  
ہے۔ ۱۴۔ میں خاندان راہ، ابجد و ن ہر سماں کھنچے۔ بننے والی اور نبات و ارض تشبیہ کی قدرت  
۱۵۔ میں اس میں نے ابی قہر انیسویں ہجری میں جو اجماع قرآن کا ذکر فریضت کے ساتھ کیا اور گوئی  
کی راے ہے کہ قرآن الہی کتاب ہے اور یہی واسطہ ہے کہ اس کے کتبے پر ہے نصرت  
۱۶۔ ہوگی اور جب آگے بڑھیں گے تو اس کی جو بیونہ کی ذوق منوجہ ہوگا اور آفرین اور کی بہت سی  
۱۷۔ جو بیونہ جو ان پر خواہ خواہ فریضہ ہو جائیگا اور بار الہی کتاب ہے کہ جب تم ایک دفعہ اپنی  
طرح سے قرآن کو پڑھو گے تو اس کی اصل جو درشتاں ہوگی اور بخود غور نظر آنے لگے گی اور یہ خوبی  
۱۸۔ میں ایسی ہے کہ عالماتہ تصانیف میں نہیں آسکتی۔ جو کتاب دل سے نکلی ہوگی وہی دلوں  
میں سرایت لے گی اور اسکے آگے مضامین کے تہ صناعہ ہر ایک میں ہیں۔ اصلی ذوقی قرآن کی  
۱۹۔ کامیوں کا بیونہ ہونا ہے جیسی کتاب صاحب کتاب کے منہ سے نکلتی ہوئی ہے۔  
۲۰۔ قرآن کے تمام مطالب علم و صنعت میں ہر ایک کو میں کتاب کی خوبی جانتا ہوں اور صرف یہی خوبی  
کتاب کے لئے کافی ہے اور اسی ایک خوبی سے ہر قسم کی خوبیاں

۲۱۔ اس کے ساتھ قرآن کی تفسیر دیکھو۔

سردار محمد یونس مقدس کتاب سہ ماہی میں لکھتے ہیں کہ اس  
 ابھم نامیہ میں نے ذات ہر کسی کے وجود ثابت کر چکے لئے اور انہیں کہ مہلج و شکر گذار  
 بنائے گا۔ سبکی با، شامیت کا دعوت فایم کر چکی غرض یہ ہے کہ آج میں ملائیں ہر سے  
 میں جنکو اسکی شان زانی اور ذات سے مستحق کہا۔ آئیہ الہیامین ہرانی و  
 مہلانی کا دعوت ہے اور اس کے لئے اور بدی سے بچنے کی ضرورت۔ اور عواقب کی ترقی  
 اور بعض ہی ہے کہ خالق کی امامت اور پرستش کرے اور اسی سے منہاں  
 خزان میں خوب صورتی اور زینت۔ یہ بیان ہے بین اور اسکی زبان میں حقیقت ہمارے  
 بکثرت ہے۔ اسد پلٹن سے روزگار عقل کے موافق یہ ثابت سے قوی خیالات  
 فرمے۔ کیا یا گیا۔ ہے اور خاص کے اور اس شیبہ کے ساتھ جو تہذیبی حالات میں محض  
 پرفش ہو جاتی۔ یہ ہے کہ کیا۔ ہے۔ لہذا وہ جسے اس زمین کو جوہر سے خشک اور  
 مردہ بنایا۔ آسمان سے ہواں ہر شے۔ ہائے اسرہ زردہ کر دیا ہے یہ بیکار آدمی  
 کو مار کے جلا نا کیا مشکل ہے۔ واسطی نامی اور نہ۔ نے اسی سے ان کے جس میں ہمارے  
 کہ تو ان کے اصول سے اس اعلیٰ اور مہملی سے پڑھیں

تو آج مجید کے احکامات اخلاقی ہیں جو انہیں ہی پریمی و دیندار۔ گھر کے سامنے  
 بحر اظہار ملک سے دریائے گنگا تک۔ ان جانور کی اصل مانگا گیا ہے۔ وہ ہے کہ ہم  
 بلکہ دیوانی اور فوجداری مقدمات پر۔ میں نے فیصلہ۔ ہیں۔ اس کے افعال۔

لے کارٹن کی کتاب ہے وراثت پر دو سو دہائی

لے سوانح غریبہ آنحضرت مصنفہ دانش گاہ اردو

امارت خدا کی مدد سے کسی غیر متبادل منظوری سے انتظام پاس نہیں کیا یوں کہو کہ  
 اسلامی دنیا کا عام مجموعہ قوانین ہے تمدنی و دینی تجارتی و فوجی انتظامی و عوامی و مذہبی  
 مذہبی قانون جو کچھ ہے وہ ہے ہر بات کا انتظام اوس سے ہوتا ہے و سوائے مذہبی  
 سے لگا کے روزمرہ کے کاموں تک مدوح کی بجات سے لیکر جسم کی صحت تک علم و جان  
 انسانی کے حقوق سے ہر فرد بشر کے حق تک ایک آدمی کے منع سے سوسائٹی کے  
 و ان کے اخلاقی معاملات سے لیکر جسم تک اس دنیا کی مزا سے لگا کے آخرت کی جزا و  
 نازب جو کچھ ہوتا ہے اوس کا انتظام قرآن کریم ہے۔ مسلمان قانون نے بادشاہ سے  
 لگا کے فقیر تک سب کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے اس کا عقائد و ان عالمانہ روشن ضمیر انتظامی  
 قانون آج تک دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ اس لئے قوانین عیسائی بائبل سے محض مختلف ہے  
 جیسی اسبت کا ہے۔ کما یہ کہ بائبل ہر بالکل قواعد مذہبی ندارد ہیں اوس میں خصوصاً  
 تنصص بتات ان کے درجہ کے مذکور نے عابدان جو شش و در شش اور نہایت صحیح اخلاق  
 مذکور ہیں اور اوس میں موثر منطقی علاقہ کے ساتھ آپس میں ملا یا ہی نہیں ہے۔ آج حضرت  
 نے اسوہ میں پادری مقرر نہیں فرما۔ یہ ہیں کہو نگوہ خوب جانتے تھے کہ ملکی معاملات  
 میں یہ لوگ بڑا نقصان پہنچائیں گے اس لئے آپ نے اس ذوق کو اپنے مذہب میں رکھا ہی  
 نہیں بلکہ حکم دیا ہے کہ ہر شخص اپنے پاس ایک جلد قرآن کی رکعت اور اپنا پارہ یا مولوی  
 خود ہی بنے۔

اسلام میں مولوی یا پادری کوئی عہدہ نہیں ہے۔ علماء قانون ہی مذہبی  
 عالم سمجھے جاتے ہیں کہ چونکہ قرآن ایک قانون ہے علماء کا کوئی حصہ ملکی آمدنی میں نہیں ہے  
 بلکہ ان کے لئے خدا کا دیا ہوا مال ہے ان کا مال نہ ملکہ ان کا مال نہ ملکہ ان کا مال نہ ملکہ

نہ اسلامی جہج کی کئی خاص جائزہ دیتے ہیں اور ان کا عمدہ پاور یا ذہنیں بلکہ کلی ہے۔

قرآن عظیم دیتا ہے کہ سب انسان خدا کی نظر میں برابر ہیں اسے آدمیوں میں تمہیں  
نزدہ یادہ پیدا کیا۔ دے اور بنے تھا رس گروہ اور قوم بنارٹے میں ناکہ نہ ایک سو ستر کی  
ذکر کر کہو تحقیق خدا کی نظر میں سب سے زیادہ عزت والا وہ آدمی ہے جسے خدا کا فوز ہے  
یادہ ہے۔ تحقیق خدا عظیم و مانتا ہے۔ اگر خدا چاہتا تو ممکنہ یقیناً ایک ہی گروہ کر دیتا مگر  
وہ تھا انصاف اس کے بموجب کہ لگا جو اس کے حق ایک کو دیا ہے۔ نیک کاموں کی  
سرس کرور تم سب کو خدا ہی پاس پہر جاتا ہے۔

۱۔ غلام قوم اور ملک کے فرق سے بعض نابلدہ ہے اس کے آگے کالے اور گورے  
رئیس اور پیادے اور حاکم اور محکوم سب بالکل برابر ہیں یہ صرف منہ سے کہنے کی بات  
میں ہے بلکہ عمدہ آدمی یوں ہی ہوتا ہے۔ جنگل میں ایمانوں کو کہے میں غمید ہوا  
محل ہو سب ہو یا بازار ہو مسلمان باہم بلا فرق اور بلا کراہت ملتے ہیں۔ پہلا موزوں  
اسلام کا جو آنحضرت کا عافق زار اور مسنن زمرہ تھا جتنی غلام تھے۔  
ان کے بیلوں کو تکی تو کچھ ضرور ہی نہیں۔ ہے کہ غم و نشر اور اوصاف قبائلی کے  
باب میں اسلام کا غلبہ کیا ہے۔ جو عام عیسائی مذہب سے واقف ہو گیا وہ خود بشت  
دیزاوسنرا اور لوح محفوظ کے معنی سمجھ جائیگا۔

سب مومنین کہ حیرات کی تاک بکلیہ ہے جیسا کہ ذیل کی آیات سے ظاہر ہے۔

نما کی اطاعت کرو اور کسی مخلوق کو اس کا شریک نہ کرو انو اللہ اور رشتہ داروں  
اور یتیموں اور غریبوں اور مساکین کے جانوں سے اور ان سے یوں ہی جو غریب و یتیم ہیں

۱۔ سورۃ ۵۴ سورۃ ۵۵ سورۃ ۵۶ سورۃ ۵۷ سورۃ ۵۸ سورۃ ۵۹ سورۃ ۶۰ سورۃ ۶۱ سورۃ ۶۲ سورۃ ۶۳ سورۃ ۶۴ سورۃ ۶۵ سورۃ ۶۶ سورۃ ۶۷ سورۃ ۶۸ سورۃ ۶۹ سورۃ ۷۰ سورۃ ۷۱ سورۃ ۷۲ سورۃ ۷۳ سورۃ ۷۴ سورۃ ۷۵ سورۃ ۷۶ سورۃ ۷۷ سورۃ ۷۸ سورۃ ۷۹ سورۃ ۸۰ سورۃ ۸۱ سورۃ ۸۲ سورۃ ۸۳ سورۃ ۸۴ سورۃ ۸۵ سورۃ ۸۶ سورۃ ۸۷ سورۃ ۸۸ سورۃ ۸۹ سورۃ ۹۰ سورۃ ۹۱ سورۃ ۹۲ سورۃ ۹۳ سورۃ ۹۴ سورۃ ۹۵ سورۃ ۹۶ سورۃ ۹۷ سورۃ ۹۸ سورۃ ۹۹ سورۃ ۱۰۰

۱۱ ساز و بار ہے اور ان فی دیوں سے بننا تھا یہے دائیں ہاتھ سے تمہیں مالک بنا دیا  
بہت پیش آؤ گید گند خدا غرور یا شیخی باز یا لالچی سے جو اور لوگوں کو دلا لپی بناسکا  
میں محبت نہیں رکھتا اور ان لوگوں کو کہہ سنا نہیں کرتا جو اس مال کو چھپاتے ہیں جو  
خدا نے اپنی بخشش سے انہیں دیا ہے یا جو لوگوں کے دکانیکے لئے خیریت کو تہہ میں  
پہر ان آیات میں

۱۲ پھلے کھانا غریبوں اور یتیموں اور یتیموں کو کھلاؤ اور یوں کہو کہ ہم صوفی  
کی خاطر سے تمہیں کھلا تھے میں نہ ہم اسکا تم سے کچھ بالا چاہتے ہیں نہ شکرتہ۔ ۱۱ کا  
خدا تمہیں اجر دیتا ہے

ہم کہہ چکا کہ خیر۔ کی سبب تا کب ہے اور ذیل کی دو آیتوں میں

۱۳ ۱۴

اسے تنہا لوگ جو شہ لو چھپانے کہ ہم کیا خیر شکر بن  
اور میں جواب بہنا کہ جو کچھ تم دے سکو ہے  
اور یہ حکم ہے

جو اپنا مال خیرات میں دیتا ہے اور جو اپنے مال کو عوض کی بعض سے نہیں دیتا بلکہ  
خدا سے غرض کی خاطر سے دیتا ہے وہ قیامت کے دن اسے انعام سے نال  
جو بجا ہے

۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۵ سورہ ۱۶ سورہ ۱۷ سورہ ۱۸ سورہ ۱۹ سورہ ۲۰ سورہ ۲۱ سورہ ۲۲ سورہ ۲۳ سورہ ۲۴ سورہ ۲۵ سورہ ۲۶ سورہ ۲۷ سورہ ۲۸ سورہ ۲۹ سورہ ۳۰ سورہ ۳۱ سورہ ۳۲ سورہ ۳۳ سورہ ۳۴ سورہ ۳۵ سورہ ۳۶ سورہ ۳۷ سورہ ۳۸ سورہ ۳۹ سورہ ۴۰ سورہ ۴۱ سورہ ۴۲ سورہ ۴۳ سورہ ۴۴ سورہ ۴۵ سورہ ۴۶ سورہ ۴۷ سورہ ۴۸ سورہ ۴۹ سورہ ۵۰ سورہ ۵۱ سورہ ۵۲ سورہ ۵۳ سورہ ۵۴ سورہ ۵۵ سورہ ۵۶ سورہ ۵۷ سورہ ۵۸ سورہ ۵۹ سورہ ۶۰ سورہ ۶۱ سورہ ۶۲ سورہ ۶۳ سورہ ۶۴ سورہ ۶۵ سورہ ۶۶ سورہ ۶۷ سورہ ۶۸ سورہ ۶۹ سورہ ۷۰ سورہ ۷۱ سورہ ۷۲ سورہ ۷۳ سورہ ۷۴ سورہ ۷۵ سورہ ۷۶ سورہ ۷۷ سورہ ۷۸ سورہ ۷۹ سورہ ۸۰ سورہ ۸۱ سورہ ۸۲ سورہ ۸۳ سورہ ۸۴ سورہ ۸۵ سورہ ۸۶ سورہ ۸۷ سورہ ۸۸ سورہ ۸۹ سورہ ۹۰ سورہ ۹۱ سورہ ۹۲ سورہ ۹۳ سورہ ۹۴ سورہ ۹۵ سورہ ۹۶ سورہ ۹۷ سورہ ۹۸ سورہ ۹۹ سورہ ۱۰۰

پس تمام کسی کی بدگوئی کرنا خدا کو پسند نہیں ہے  
 ۱۔ جو خود دوسری کی نسبت شہدہ رکھنے سے خود ارہم ہو کیونکہ بعض فریب گناہ کے  
 پرچہ پوچھ جاتے ہیں۔ دوسرے کہے جب کہو کہ وہ کہ نہ پہنچا اگر داور نہ کسی کو  
 کسی کی نسبت کرنے دو

قرآن میں رشک و حسد کی بھی ممانعت ہے  
 اے مسیحیہ کا بد شکوہ جو خدا نے بعضین کو تمہارے مرجع سچکے عطا کی ہے  
 اسلام بن عزت انسان کی تعلیم دیتی ہے جو دوست  
 دنیا کے کی مجموعہ قوانین میں ماؤں کی عزت کر نیکی اتنی تاکہ نہیں ہے جتنی خدا  
 مسلمانان میں ہے۔ قرآن کا حکم ہے کہ  
 خدا سے ڈرو جسکے نام کی تم در اُس کو کو قسم دیتے ہو اور اپنی ماؤں کی عزت کو  
 کہو کہ خدا تمہارا نگہبان ہے

اب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیارت کیا گیا کہ بشت کہ ان سے اور وہ  
 کیسے مل سکتی ہے نوار شاہ ہوا۔ زیرِ قدیم اللہ فرد کو سی برہن ہے  
 ناظرین یہ دیکھو رشتہ فامین کہ ایسی باتیں مسلمان نہیں صرف کہنے ہی کے لئے ہیں یا  
 اسی میں جیسی کہ بازار میں غنچین ہوا کرتی ہیں۔ جسکا جی جا۔ ہے اور یہ قہر مطلق  
 ظاہرہ اور اس کے منہ یہ اور دوسرے مقامات میں جا کے دیکھئے کہ اقرار کے دن ہر وقت  
 جو ان مسلمان اپنی اپنی ٹولی انگری اپلا ہیج ماؤں کو پٹ پٹ پر پٹے ہوئے گرجے جاتے  
 ہونگے اور زمانہ کے ختم ہونے تک گرجوں کے باہر کثرت رہیں گے تاکہ ان کو پہرا پٹے کر لے آئیں

۱۔ سورہ ۴۰ آیت ۴۰

صوفیہ والدہ کی عزت کی تاکید میں ہے بلکہ سب عورتوں سے انصاف اور مردانہ کے ساتھ پیش رفتیکہ در خواست ہے

قرآن کا کتاب ہے کہ آدمی کی روح جلالت ہی سے حرص و ہوا کی طرف مائل ہے۔  
لیکن تم عورتوں پر یہ باری کر وادہ نہیں تکلیف پہنچانے سے ڈرو نوندا خد سے تا  
ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ اپنی بیوی سے نفرت کے ساتھ بہرہ جاؤ تا وہ سے لاپرواہی  
کے ساتھ ادھر کھٹکا چھوڑ دو اگر تم میں موافقت ہو جائے اور اپنی بہو بیچ سے عفت  
کری کرنے سے ڈرو بخدا یہ بان اور رحیم ہے لیکن اگر اوغین جدائی ہو جائے  
تو خدا دو نون کو اپنی مغلوبہ جس سے خوشی کر دیکھا

مردوں کو اور حسین سے حصہ ملنا چاہئے جو کچھ ان کے والدین یا رشتہ دار  
مرنے کے بعد جبہ بڑ جانیں اور اسی طرح سے سورتوں کو ان کے والدین اور رشتہ  
دار کو بیکتر کر کے حصہ ملنا چاہئے خواہ تھوڑا ہو یا بہت ایسا حسین جسد او کا حق ہے

اسلام کی سوسائٹی، نیا مین سٹیج زیادہ معتدل ہے کیونکہ قرون مین۔  
شہاب خواجہ، اور قمار بازی، روناٹ، منع مین

لوگ نمبہ سے شراب اور قیر عذائے اسی کی بابت پوچھ گچھ کیا۔ تاکہ وہ وہاں  
گناہ دین۔ اور نیز آیات بہ اسی کے متعلق ہیں۔ اور یہ قیر عذائے  
اور بت پرستی اور فال گوئی اور عذائے اسی کے بدلہ دین اس لئے اول سے  
جس کو تم سے سب سے پہلے ہوا۔ اور یہ اسی کے بغیر کامیاب نہیں ہوتا  
اور تمہارا باز ہی کے ذریعہ سے ہو۔ تاکہ تمہارے خدا کی یاد اور نماز سے

سورہ کی تمام چیزیں سے بہتر نہ کر سکے

پہلی سورہ کی ۷ آیت میں زمانہ اور ہر قسم کی زیادتیوں کی عمانت ہو اور دوسری  
سورہ کی ۱۰۷ آیت میں ہر چیز اور غریب سے روکا ہے اور ۳۳ آیت میں شکستہ  
کے بارے میں آیت ۱۰۷ میں ہر ایک کی خدمت ہے اور سود کا ہے ۱۰۷ اور ۱۰۷ میں دوسری آیت  
کی چیزیں سے باز رکھنا ہے

پہلی سورہ میں سورہ غریب و غریبستانی اور اور قسم کی زیادتیوں پر  
نہی کی ہے۔ جو کچھ ہم دنیوی دولت کے لئے لے لیں اور رشوت کے روگ  
یا بلوڑ زیادہستانی کے لوگ یا سود کا روگ یا ناجائز فائدہ نظر نہ کر کے تو خدا زمین  
نہی پر گشت ہدایت کا جو کچھ ہم خدا کی راہ میں خیرات کرو گے اور کا دو گنا عوض ملیگا  
سود خوار لوگ قیامت کے دن شیطانی گروہ کے ساتھ اور شیٹکے اور اسلئے

ہر گاہ کہ لوگ گتہ ہیں کہ تجارت ہی سود غریب سے تاجہ خدا نے تجارت کی ہدایت  
دی ہے اور سود غریب منع کی ہے۔ اسلئے وہ شخص جسکے پاس خدا کا کوئی فیض ہو  
مچھلتا سود سے پرہیز کر لیا اور اسکے گروہ گناہ معاف کر دے خدا جانتے ان اور کا سود  
خدا ہے مانتا ہے۔ لیکن جو کوئی پر سود دینے کو کرنے لگے وہ روزخ میں جائیگا اور دین  
بہوشہ رہیگا۔ خدا اپنی برکت کو سود سے اور ٹالے گا اور خیرات کو ترقی دیگا کیونکہ خیرات  
کا اور بدکار سے محبت نہیں رکھتا۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اور سود کا کام  
کر رہے ہیں اور ان کے معین اور آلات کا لحاظ رکھتے ہیں اور کو آواز دیتے ہیں وہ جہالت سے بلا  
ہو گیا اور جس کو خوش ہو گیا وہ سوچا ہو گیا۔ اس سے ایمان والہ خیرات سے خدا کا

سود خوار لوگ قیامت کے دن شیطانی گروہ کے ساتھ اور شیٹکے اور اسلئے



ما اذ انما نجاہ تو جو کہہ رو میں سے تھا ابانی ہو گیا ہے اور جس کے ہاتھ میں  
 نہیں آتے تو اسے اس شرابی کی خبر ملو جو خدا اور اس کے رسول نے تمہارے لئے فرمایا  
 شہاد کی ہے تاہم ہر قوم کو بلو گئے تو تمہارا اصرار ہو یہ نہیں ہو گیا۔ تم یہ کہہ سکتے  
 سنا۔ پھر اگر اسے پتہ نہیں کہ تو تمہارے ساتھ ہی یہ رسول کی شہاد کی ہے تو  
 معصیت میں جو وہ اس سبب سے تشریف لیا نکلو کہ تو صرف خدا کو دیکھو کہ  
 صبر کرنا پڑے جبکہ وہ آسانی سے دے سکے لیکن اگر تم نے اسے دیکھا ہے تو  
 کو کہو تو تمہارے لئے ہندو کا اگر تم سجدہ اوسوں دن سے تو درجہ نہیں خدا  
 سے دینے جا رہا ہے ہر روح کو اس کی کمانی کا عوض ملے گا اور اس کے لئے  
 کوئی سزا نہ کیا جائے گا۔

اگر چہ۔ خواہی کی ایسی سخت منافقت جو مگر حلال اور جائز خیانت کی بات ہے۔  
 کیا کی فشانیاں ہیں سے ایک یہ ہے کہ جو انہیں کہ نہیں کی خواہی کی ایک یہ ہے۔  
 تاکہ وہ اپنے رحم و کفروں کو چکنا چور سے اور جاناؤں کے حکم سے چلیں اور غم خوار نہ ہوں۔  
 اس کی ذمہ داری سنوں سے الاماں ہو جاؤ اور اس کا شکر کرو۔

ادراہ را بسے اسو کہ دہشت جو بادرا نہ محبت کے سچے ادسوں سے مستحق ہو

دوان بن یہ مضامین ہیں

شکسہ جانا سے دواؤں ہو کا دینے والے نہ بنوا دیں اور ان کو اور آدمیوں کے  
 میں سے ذرا سا بن کر کم نہ کریں اور نہ کوئی بڑا کام کر کے فخر نہ کریں کہ میں  
 نبیوں کا راجہ ہوں۔

It is directed to the original

قمران کلاہری اور مہین اور پابن۔ یرن کا مخالف ہو اور کہنا ہے کہ نیک نیتی  
 اور نیک پیشی اور نیک نیتی کی نشانیاں ہیں۔ پورب یا پچیم کی طرف منہ کر کے  
 اور جو ناما مسلمانی نہیں ہے بلکہ ایماندار وہ ہے جو خدا اور زیادت اور شوق  
 اور ایمانی کتابوں پر اعتقاد رکھتا ہو اور جو صرف خدا کی محبت سے اپنے دل کو  
 اپنے رشتہ داروں اور پیاروں اور مخلصوں اور مسافروں زقیوں کو کھلا  
 دے اور اپنے دل کو اپنے طرف سے رکھے اور نماز پابند ہو اور زکوٰۃ دیتا ہو  
 اور روزے رکھتا ہو اور پیرا کرتا ہو اور مشکوٰۃ اور مصیبتوں کے وقت ہمسکرتا ہو  
 اور ہر وقت راستہ باز اور سیرنگار زمین اور وی خدا سے ڈرتے ہیں۔

اور ان کی تعلیم ہی مسلمانوں کو قرآن نے دی ہے۔ ملن باہنگی  
الحاجت خدا کا شکر ادا ہے۔ خدا نیکو دوستی انصاف ہے۔ نور عابد کے گھر  
عفت ملا بہت روزی سے باتیں کرنا قید یوں کو روپیہ دیکر ریا کرنا صبر کرنا! طاعت  
نہاں ہستی دو مسروں کے قصوروں کو۔ خانہ کو تادی کے بدلے نیکی کرنا۔ اور  
پہرہ حکم نہ کہ ابن کا مہمان کو دنیا سے نہ۔ یعنی کہ اپنی غریب سے نہ دیکر اسے کھانا  
دینا ہم سے خوش ہے۔

THE STATE LIBRARY  
 OF CALIFORNIA  
 UNIVERSITY MICROFILMS



اور اس کے بعد ہی ترک کر کے آجکی ملاصحت قبول کی آپ بارہ مہینوں میں اس حالت  
میں گذار دیں نہایت کمزور رہا حضرت نے ان کی درخواست قبول نہ فرمائی اور یہ  
مہینہ بھر میں اس میں کچھ فائدہ نہیں۔

ان دنوں میں اس کے جسم میں نہیں بچے ایمان والوں کو غماز کی تاکید کی ہے  
اس کے لئے ہر روز اس کے منہ پر ہم ہی کچھ انجیل کرتے ہیں قرآن میں ہر کچھ جسے نتیجہ  
اسلام کا ہے اور جس سے وہ غماز پر غفلت نہ کیوں گئے غماز غلطت اور بیکاری سے بچاؤ ہے  
اور یہ خدا کی بار بار ضروری نہیں ہے

جس کی کوئی اور حالت اور غماز کی پابندی اور جو کہ خدا نے اس میں عبادت کا نام  
اور میں نے خدا کی پابندی وہ اس کی جیسے وہاں پر شیعہ ہی ایسی حجازیوں میں  
نہیں ہوتا ہے

آج خدا تعالیٰ کو جس غماز کی تاکید اور غماز میں اس پر قائم رہو  
اس کے سبب ظلم ہو اور جو کہ یہ سبب ظلم ہو اس سے اس کو اس کے نام کی عظمت کو  
خدا کی قسرت اور آسمان اور زمین میں اور جو کہ وقت اور دن ہو کہ جب تم اس کے نام سے  
پہنچو گے اس کے مقابل میں مسلمانوں کے ہاں ہی قرآن میں  
اس کے مقابل میں اس کو مسلمانوں کے ہاں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً  
اس کے نام سے اس کو مسلمانوں کے ہاں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً

یہ سب قسرت خدا کے مقابل میں اس کے ہاں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً  
یہ سب قسرت خدا کے مقابل میں اس کے ہاں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً  
یہ سب قسرت خدا کے مقابل میں اس کے ہاں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً

اسے خدا بھی کسیدہ سے راستہ پہلا

بیٹے اون لوگوں کے راستہ پر جس گیارے پندرہ اور ان کے

نہ کہ اون لوگوں کے راستہ پر جو صرف غصہ برائے ہیں

ناؤ کی راہ چوبہ جنگے ہوئے ہیں

ایک از رو عاصیۃ ۴۴ میں جسکو زشتیوں کی دھاک ہے

اسے خداوند خدا تعالیٰ ہم اور اس کے پیروں کے

اسے قیادوں کی کشتیوں میں جو کہ کشتیوں اور دیر سے راستہ پر ہیں

پانچویں چٹاویں کی کشتیوں کے رہائی دے

خداوند خدا تعالیٰ ان لوگوں میں اور باغیوں میں

اور جنکا اون لوگوں کے ہر وعدہ کر چکا ہے

اور ہر شخص کے جو نیک کام کر گیا

اور ان کے بایں اور ان کی چوروں اور ان کے پھون سے بھی

کیونکہ اسے خداوند تعالیٰ اور مطلق اور رانا ہے

اون لوگوں کو بدی سے بچا

کیونکہ اس دن جس کی کشتیوں سے رہائی دے

اور جو تو تم کی

اور جو تو ہی نہایت ہنس

ربانی ناموں اور نمائشی غیر ان کے

محقق ریاکاروں کے ہر وعدہ کر چکا ہے

میں نے وہ اونکو دیکھا

جب وہ کھینچے ہوئے ہیں  
تو کوئی کے لئے کھینچنے والی سے کہہ رہا ہے  
اور وہ خدا کی یاد دہانی کے لئے ہیں

انہما اور بے اعتدالی کے درمیان  
اور وہ کئی ہیں ہے اور وہ کئی

پہلے سے ان پر جو ناز پڑھتے ہیں

ان کے ساتھ

میں نے ان کو زیادہ غائب کرنے میں  
مگر وہ تمہارے لئے کوئی حد نہیں دیتے

ایک مہینہ کے لئے کہ مسلمانوں کی جماعت کی نماز میں  
اور مذہب برقی خالق ہے۔ وہ نماز میں کوئی ناشائستہ حرکت یا بدعتی کی بات نہیں کرتے  
اور بالکل اپنے خالق کی عبادت میں محو معلوم ہوتے ہیں ان کے چہرے سے ریاکاری  
یا جبر نہیں معلوم ہوتا

قرآن کی جو رو نہیں دو فرمان نہایت اعلیٰ اور نایاب ہیں ایک تو یہ کہ ہمارے  
اور میں خدا کا کوئی پسند اوس سے رو گئے کہ وہ جو جاسم ہیں اور عظمت و جلال معلوم  
ہو جاتا ہے کہ اس کی ہر طرف سے انسانی کردار اور خواہش کو مغلوب نہیں کیا جاتا اور وہ  
ناگوار اور مذہب اور نامعقول خیالات یا عبادت میں یا قصود وغیرہ میں نہیں اور ہر

لئے سیدہ ۱۰۰ لکھ نان حال کی امر دہان

نفسوس کی بات ہے کہ وہ کتاب جسے حسانی لوگ تورات کہتے ہیں اس کے  
 ہی پٹہ ہے۔ نئی حقیقت قرآن ہی ہے۔ ایسا بلکہ کہیں انگلی رکھ کر  
 نہیں پڑھو اور آخر تک پڑھا لے فحش کا نام نہ لے

بات یہ معنی میں قرآن کی نہایت تعریف کی ہے۔ انہیں کہ ایک ہزار  
 کر خدا کی قدرت سے آئے فرشتے میں تین باتیں ہیں یہ کتاب ایک قوم اور ایک  
 اور ایک نہ سبک بانی ہیں جسکی نظیر تاریخ میں کہیں ملتی ہی نہیں۔ آپ خود مانو اخذ شدہ  
 نہ کچھ پڑھ سکتے تھے نہ لکھ سکتے تھے اس پہلی آب کی کتاب میں شامی اور مجموعہ  
 قوانین اور اس میں جو جو دین اور دوسرے میں اس کے اسلاف کا  
 یہ شامیوں نے اپنے ہاں عبارت اور اس کے اندر اور سہائی کا ایک مجموعہ مانا ہے

دوسرا کہ ان میں ایک ہزار اور اسکو یہ جاری ہو رہا کرتا ہے اور اس میں  
 پاپوں اور گناہوں کی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ چنانچہ یہی جاتی ہے اور اسکی عبارت کی خوبی اور  
 شاعرانہ خوبصورتی کی نظر نہ رہنا چاہئے۔ اس کے اندر ہی جو کچھ لکھا ہے وہی  
 کر چکا متقی اور پرہیزگار ہو جائیگا۔ اور یہی اس کے لکچر و فنی و خیرین و مددگار ہے کہ

قانون اسلام کے اخلاقی اصول لائق تعریف ہیں۔ بات اسلام میں اور یہی ہے  
 زیادہ ہو کہ وہ اپنے احکام کی تعمیل کرنے اور زور و شور سے ساتھ لگنا بند کر کے  
 کامیاب ہو جائے۔ اور ایک مشہور پوری کا قول ہے کہ جو کس قدر قرآن کے احکامات کو  
 ان کے دل پر رہا ہے وہ اس کا عمل کا عیاں ہیں کہ ان کے دلوں پر نہیں ہوتا

سے نذر قرآن صنف شیعہ پورٹ  
 کے اشعار میں صفحہ ۱۱۱ صنف شیعہ پورٹ  
 کے اشعار میں صفحہ ۱۱۲

غروبِ اسلم کے مخالف بار بار اڑوس پڑو الزام لگاتے ہیں کہ قسمت پرستی اور  
اسلام متعارف انقلاب میں اس باب میں صریح یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایسے اعتراضات غیر  
کی جیہ بدعربہ چالیت اور قصد کے اثرات ہیں۔ جہاں تک آغختہ کے حالات اور  
نہاں کے بیانات سے ثابت ہوتا ہے وہ بہت کثرت پرستی محض ایک ایجا پرس  
پہا کے گھراٹے آغختہ نہ تھے ایک دفعہ نہیں بگا۔ برابر اس اعتقاد سے روزِ نور کے  
ساتھ انکار فرمایا ہے۔ اور یہی راستہ بعض بڑے عیسائی بڑے نفون اور عالم کی  
غلامان جو صرف ایک فیملی آدمی ٹی سی آلو بکل سوسائٹی سنڈی کی کچھ نہیں بیچے جاس  
علویہ فیکل پریسپلس ایٹ ایٹس زمینی مینز اور غلام ڈاکٹر ڈوٹنگ کی رائیں دیکھ  
آیا۔ نہ ایک سنگھ کی معافی کے لئے کسی مددگار کے قربانی ہو سکتے تھے سخت

انکار کیا۔ بعد اور بر خلاف اسکے صاف صاف اس پلم فیم مسئلہ کی تعلیم دی ہے کہ ہر روح  
کی پناہ ہے آپ نہ اگر وہنا پمگا خدا جو عظیم و دانائے نہیں کہی دہو کا نہ بگا کہ تھا نہ  
کا م کی خوبی کے کسی حد کا بدلہ دے۔ معاف کرنے اور رحم کرنے کی طرف مائل ہے  
اسلم نے جیانی مذہب کے کفار سے اور نجات اور نئی زندگی کے نامی اور بڑے سزا  
مسائل کو بالا سطا کی گاہ یہ پڑتا ہے۔ سنگھ کے کفار سے کا جو جسد کا بدیو ہی  
اپنی معافی آپ کر سکتا ہے اور آپ ہی اپنے کو بشت میں داخل ہونے کے قابل  
جاسکتا ہے

یوحنا عہدِ نئی ہوئی روح دوسرے کا بدیو کیا اور ٹھوگی۔ اگر کوئی بہ انی لوی  
جیانی روح اپنے جسد کا گھر نہ کرے واسطے دوسری روح کرے تو چاہے یہ روح  
روح کوئی نئی تیرشت دار اور عزیزی کیوں نبوڑا سا ہی یوحنا نہیں جاسکتی جو  
لے آگیا نہ تھا لوی بدیو بدیو کے سورہ ۱۱ کے سورہ ۱۱



اگر میں گناہ دار ہوں تو اپنی مرضی کے حق میں برا کرتا ہوں لیکن اگر مجھے نیک ہدایت ہوتی ہے  
تو خدا سے بہرہ اٹھاتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اور اس کی تعریف سے جو اوستہ  
پکارا ہے۔

جو رحم خدا انسان پر کرتا ہے اس کا راز کئے والوں کو نہیں ملتا جس بات کو وہ  
روکتا ہے اور اس کا دینے والوں کو نہیں ملتا اور اس کی وہی قادر مطلق اور حکیم ہے  
اس جگہ یہ بھی مناسب ہے کہ ہم دیکھیں کہ ایک غلط فہمی کا ذکر کر دیں جس سے وہ بچنے  
میں کہ مسلمانوں کے عقیدہ میں عورت کے روح نہیں ہے اور اگر ہے بھی تو شرمیلی عورتوں کی  
کی روح کی غائی ہے اور یہ دوسری دنیا میں انعام نہ ملے گی۔ مسلمانوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں  
ہے کہ ان کے قرآن میں ایسی آیتیں ہیں جن سے عورتوں کی عقلیں معلوم ہوتی ہیں اور ان  
کی دنیا میں اور میں صرف مغربی ہی نہیں بلکہ اپنے نیک کاموں کی جلیل آبادی اس اور خاص  
میں خدا کے ہاں مذکورہ منہ میں کچھ فرق نہیں ہے۔

اسی مضمون کی چند آیتیں چوتھی سورۃ سے منتخب کی جاتی ہیں جو گناہ کرتا ہے اور اس کا  
بدلاؤ دیکھا کہ اس کوئی عذاب یا مدد کار نہ ملے گا سوائے خدا کے نہیں ہوتی کیا یہ سچا ہے  
وہ مغربی عورت اور سچا ایمان رکھتا ہو گا وہ بہشت میں داخل ہو گا اور اس کے ساتھ کوئی  
ہوسلی ہوگی۔

سب سے ساری عورت نہایت عام فقرہ ہے۔ اسلام پر کیا جاتا ہے کہ وہ عورت کو کفر سے  
پیدا کیا ہے۔ مگر یہ نہیں بلکہ یہ کہ عورتوں کو بھی اسلام ہے۔ اسلام نے  
کسی مذہب کے متعلق نہیں کسی دست دہانی نہیں کی ہے نہ کسی کو دینے نہ چاہی جو اور اپنی  
کی طرح متبعی نہ ہو سکے۔ اس کے فقرہ کے اور نہ جبر ہے کہ کسی کو مسلمان بنایا ہو اور نہ اس کا

سورۃ ۳۲ آیت ۲۱ سورۃ ۲۴ آیت ۲۱ سورۃ ۲۴ آیت ۲۱ سورۃ ۲۴ آیت ۲۱

تنگی گئی مگر جب گریز نہیں ہوا تو سن کی چاکرے مسلمانوں کی دنیاں پر نہ رہیں۔  
 کیا کام پر بندہ نہیں ملتا اپنی تاجی ریویو کے بعد اس میں ایک ایک مسلمان رہ گیا ہے۔  
 مسلمانوں کے پاس آتے جس طرح یوروپ والے مسلمانوں کے ہنر آتے ہیں۔  
 دین سے کیا نامہ دوستانہ رہتا ہے مگر ماضی وہ کہہ سکتے ہیں تو وہ ایک نامہ  
 کے نامہ دوستانہ نے جو مسلمانوں پر کیا کچھ ہے اور اس نامہ میں مسلمانوں کے  
 مسلمانوں پر کیا ہے۔ وہ ان کی جگہوں اور سڑک ایک مسلمان کے علاوہ  
 پر کیا مذہب کی خاطر مسلمانوں کا اتنا خون ہایا گیا ہے کہ مسلمان ہنر آتے ہیں۔  
 عیسائی نہیں رہے ہیں۔ اپنے انہیں عیسویوں سے چھپا دینے کے مسلمانوں سے  
 ترکیب کر رکھی ہے کہ نوڈن کو بکا دینے میں کہ مسلمان ایک ملالہ فرقہ ہے اور  
 مسلمانوں سے یوان نہ وایا گیا ہے کہ یا تو مرنا قبول کرنا یا مسلمان ہونا۔ اور جانیت اور  
 بہنو۔ بہ بات ہرگز سچ میں ہے پوپوں کی کارروائیوں کے خلاف میں جیہ وہ ہوا ہے  
 کی ہر جگہ سے ہی بڑھی ہوئی نہیں مسلمانوں کے پاس جان و عمل کے حاکم۔  
 انہیں کالوں کی دلیل جو اسے اس بحث میں پیش کی ہے۔ مسلمانوں کے جواب اور  
 لافانی ہے کہ جو اسکو بغیر بیان لاسے ہوئے رہ نہیں سکتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے  
 اور نیک ہم پڑ نہیں ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ بغیر شور مچا ہوا ہے کہ انھوں نے اپنا  
 مذہب تارک کی مدد سے پھیلا دیا۔ مگر ہم اس دلیل کو بھی مثل اور۔ بہ حیات سے  
 کسی مذہب کے پھیلنے کو دیکھ کر انہیں تو دہشت سے ابلخاں ہو گیا۔ انہیں  
 عیسائیوں سے پھیلا تا سچ ہو تو ہم پوچھیں کہ وہ تارک کمان ہے ہاں۔ گلی۔ ہنر۔ انہیں  
 میں صرف ایک ہی شخص کی رائے ہوتی ہے۔ ایک ہی آدمی کے میں اسکا وجہ پلایا گیا

مردنیا میں ایک ہی شے تھی اور سکا قلیل ہوتا ہے کہ گویا ایک آدمی تمام دنیا کے تمام چھوٹے  
 اور ایک آدمی تمام دنیا میں اپنے اوپر اپنا غلبہ ہے دنیا میں پیدا ہوتا ہے تو کچھ ہی دنوں کا گویا  
 اوس سے پیشتر سب اپنی طواریں مانچنے یا سوزن میں لپیٹنا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی  
 چیز پہلے نہ ہو تو وہ اپنے میں سب سے پہلے لگتی ہے۔ اور یہ دنیاوار کے استعمال سے پہلے  
 کہ جبکہ نفرت نہیں دیکھی چاہے وہ مذہب میں ہی کیوں نہ ہو جب ایک دفعہ طواریں ہوتی  
 ہیں تو یہ ہے اور اس سے کام لینا۔ سے کئی ہی دفعہ نہیں کرتا۔ سب کے نام کو  
 جب اس میں نے جیسا کہ کیا یہ تازہ و عطر کو کام نہیں فرما دیتا۔ چھوٹے اور کچھ  
 ہی پر انہیں ہے یہ سب چھوٹے ہیں۔ پتے لٹے ہانڈ پائونڈ، ٹیکو چوڑے بنے ہیں۔ پتہ آ  
 کام کے پانچ پان سے آگے اور اس سے جو اسکے قبضہ میں آجائے۔ ہم اس سے دیکھ  
 لیتے ہی ہی اجازت دے دیے۔ نہیں اور رسالے لکھنے کی ہی اور پڑھنے کی ہی اور کچھ دیکھ  
 ہیں کہ وہ چھوٹے یا بچے جو کچھ اسکے پاس جوانی اور اس سے کام لینے میں ہرگز دیکھ  
 اور جو کچھ وہ کر سکے ہرگز ہرگز اس میں گئی نہ کر سکے مگر یقیناً وہ اپنی اس ہی چوڑی دھڑکی  
 میں غائب اور نہیں چھوڑے پراونٹی جو اس سے کمزور ہو گئی اور جن کو وہ مطلوب کر سکیگی  
 جو اس سے بڑھ کر ہو گا اور وہ اس سے بڑھ کر ہو گی اور جو اس سے بڑھ کر ہو گی اور جو اس سے  
 بڑھ کر ہو گی۔ اس کے ساتھ ہی چھوٹے یا بچے جو اس سے غلطی ہو ہی نہیں سکتی جس چیز کی  
 ہرگز ہی نہیں چھوڑے چلی جاتی ہے۔ ایک سب لوگ بہت ہی سچ کہتے ہیں اور اس کے علاوہ اور  
 ان کے آفرکار آگئی۔ چھوٹے یا بچے جو اس سے بڑھ کر ہو گی اور جو اس سے

یہ وہ ہے کہ تھے یہ اس سے کم ہوتے ہیں وہ یہ وہ کوئی سے پاس ہو چھوٹے یا بچے جو اس سے  
 رہا کاروں اور وقت کے بندوں کو چھوٹے یا بچے جو اس سے پاس وقت میں رہا کر سکیگی  
 اس سے جو اس سے کم ہوتے ہیں وہ یہ وہ کوئی سے پاس ہو چھوٹے یا بچے جو اس سے  
 فراموش

عین فیضی بازاری گفتگو مذاق است درامد پسنداری پانچم کے رخ فرما۔  
 یہ سب اور اس کے مقلدون کی یہاں اپنے نمبر پر لکھ کر۔ "یک۔" سے بھوس کر لی ہے  
 اور اس کی طرف سے دیون ادا کرتا ہے کہ نہ۔ یہ بازار کے۔ یہ نمبر سے کوا سٹے  
 پر نہ کرتا ہوں کہ آپ بازاری اور وہ گفتگو۔ یہ ایک ہی میں۔ اور شبن چاہتے  
 کہ اپنی حیثیت سے اپنے کو برقرار رکھیں اور آپ سید ہے مار سے بیساکتا اپنی حد  
 اسے لڑنے والے بارش سے عرب کے دیون۔ یہ ہے۔ تو آپ میں زان اور ش کے لئے  
 اور یہاں۔ وہ یہ زبا۔ اسے بارش پر موقع پر بیسی عرب۔ یہ ہوتی تھی دیکھتے ہی آپ پر جا  
 تے۔ پتہ پوندگ ہوئے ہوئے اور چلتے ہیں صاف صاف۔ یہی ہو رہا ہے کہ  
 لکھتے۔ تشبیہیں غلامان فارس اور لاطین پانچ کرتے ہیں اور یہ پانچ۔ ان کے لئے  
 وہ باہر تارہاں کو ماننا پڑتا تھا آپ۔ یہ سہ کو کافی ہے۔ حلقہ۔ یہی ہے کہ  
 جو تھری دیکھ کوئی سیاس محمد میں نہیں ہے۔ اس سے لفظ اور زیادت کا سلسلہ بہار کا  
 ہے وہاں چیزوں میں۔ یہ سب سے گرم ہے۔ یہ خاص دعویٰ اور چیز۔ اور رکنا یکے  
 لئے سچ کی تلاش اور سچ۔ یہ سب سے زیادہ۔ یہاں تارہاں۔ اور غنہ گناہ  
 حال میں اس کے ہیں۔ یہ سب سے زیادہ۔ یہ سب سے زیادہ۔ یہ سب سے زیادہ  
 اور اور روح سچ کے طالع۔ یہ میں ہیں اور یہ۔ یہ سب سے زیادہ۔ یہ سب سے زیادہ  
 اور اور جو شہ کو۔ یہ سب سے زیادہ۔ یہ سب سے زیادہ۔ یہ سب سے زیادہ  
 اصل اور دولت کی۔ یہ سب سے زیادہ۔ یہ سب سے زیادہ۔ یہ سب سے زیادہ  
 جس سے کسی بڑے غنہ کی۔ یہ سب سے زیادہ۔ یہ سب سے زیادہ۔ یہ سب سے زیادہ  
 اسے انسان کی۔ یہ میں اور ولی نگاہ ہے۔ یہ سب سے زیادہ۔ یہ سب سے زیادہ  
 تمام دینی باتوں۔ یہ اس سے اس سے ہو سکتا ہے۔ یہ سب سے زیادہ۔ یہ سب سے زیادہ

یکتہ میں آیا حضرت کا مذہب ایک قسم کی جیساٹیت ہے اور اسے اصول شیعہ نہیں  
ہوتا۔ اور جب کی روحانیت پر جو بار و سو برس سے وہ یا نجوین حصہ دینا کا مذہب  
اور مزید رہنمائی ہے۔ اور سب میں بڑی برکات ہے اور ایسا مذہب جو وہاں ہے مائیکہ  
۵۔ ہوا اپنے مذہب کو اپنے اور اس پر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ قدیم کے گواہ ہیں  
ایک شاید حال کے انگلستانی پیر میں ہی اس طور سے اپنے مذہب پر نہیں قائم ہیں جیسے  
۱۰۔ اپنے مذہب پر ہیں وہ اپنے مذہب کو پورا پورا مانتے ہیں اور وقت اور اس  
۱۱۔ کی کامقابلہ کے ساتھ کر تے ہیں۔ آج کی رات ہی قادیان کے ایک چوکبند  
۱۲۔ کہتا ہے کہ کون جانتا ہو تو اپنے سوال کے جواب کے ساتھ کہ لا الہ الا اللہ  
۱۳۔ کہہ رہا ہے۔ اسوہ ان کو ڈرون کائے آدمیوں کی روح اور دروہ میں سمایا ہوا  
اور شے کو گرم و اغلا اور سکادہ ظاہر کیا گیا ہے پیدائش اور وحشی بہت پرستون میں کر رہے ہیں  
۱۴۔ اپنے سے بڑے۔ یہ مذہب دو کرتا اور مساوی اور ستر کو قائم کرتا ہے

اسی مضمون میں ڈاکٹر مارکس ہڈوڈس دین کہتا ہے کہ دوا علیٰ مرجئی خویان  
۱۵۔ انسانوں کے ساتھ۔ جیسا کہ انہوں نے کیا وہ عیان ہیں۔ انہیں اپنے خدا کے اقرار میں  
اور امان اور خوف میں ہوتا اور یہ بڑا مسئلہ ہے کہ ہمیں چاہیے کہ خدائی عبادت مندوں  
۱۶۔ یا اس تمام جگہ کے ساتھ عقیدہ نہیں ہے

بڑی عزت ہے۔ ان ملازمین کے واسطے اور میں کی  
جبکی سہارا نہیں کے ساتھ ہر جگہ رہتی ہے  
جو شاہیوں کے وحشیانہ خور میں  
جگہ کے نایاب۔ ہندوستان میں

۱۷۔ اور ہر مذہب کے واسطے

چلتے ہوئے جان پر بیڑ بھاگے بازار میں  
 اجنبی ملک میں جا رہے وہ کتنی ہی دور ہو  
 چاہے وہ کتنا ہی مختلف ہو پونج سے  
 اونگے خیالات اونگے طریقوں اور پوشاک یا گفتگو کے  
 وہ خاموشی سے اپنی جانناڑ بچھا لینگے  
 اور مکہ کی طرف اپنا عاجز منہ کر لینگے  
 گویا تمام دنیا کی طرف سے اندھے پر گئے ہیں  
 اور ہرگز اس کی طرف سے برہمن میں جودل کو اوجھلاتی ہو  
 ساری زبانیں میں مذاہن حیدر کے ہیں  
 دل سے لائے حضور میں مناجات کرتے ہیں  
 اور نماز کے وقفوں میں

اس دور سے شریعت میں گویا اسکی عظمت میں جوچین  
 ایک اور سانی مصنف کو تائب کر اسلام کی عظمتوں میں سے ایک یہی ہے کہ  
 اس کے مندرجاتوں سے بچنے ہوئے نہیں ہوتے اور اسکی غار خدا کی زمین پر اور اس کے آسمان  
 کے نیچے ہر جگہ ہو سکتی ہے

بے شک اسلام ہے جس کا بچنے اور پر فکر کیا اور جس کے ہر ذرے میں معتقد ہیں وہ  
 جسے اور آخر از طریق ہر جگہ پیر ہیں اور ایک دن میں اپنے نفع یا اندازوں کی سے نماز میں  
 خدا کی طرف مناجات کرتے ہیں

سورۃ بقرہ آیت ۱۷۷ مصنفہ مارکس ڈوڈس ڈی ڈی صفحہ ۳۰  
 جگہ چارے ہندوستانی مسلمان صفحہ ۱۷۷۹۱۷۷۹

افریقہ کے تمام شمالی کنارے پر مراکو سے لگا کے جنوب کی طرف سوال  
 ایک مدد فرمایا کہ اسلام ہی اسلام پہلو بہا ہے۔ اور سکاراج مصر و ترکی کا قندیل  
 وہ بے وفایں دیافغانستان و ترکستان میں ہے اور دیکر وہ لاکھ لکھ تیار ہو  
 مسلمان ہندوستان میں یمن ٹوٹی قوم میں اس مذہب کا بڑا زور شور ہے اور چہرہ  
 کی زمین و لڑائی۔ انہوں سے پتہ چلتا ہے کہ فکیپ کالونی میں ہا ہا ہا مسلمانوں کی  
 اور کی مسجد میں مسلمانوں کے ویرانوں میں بھی ملی سکتی ہیں وہ ہندوستان پر چڑھ کر مسلمان  
 روس میں بھی مسلمانوں کی جامعہ کا کچھ کم زور شور میں ہے اور وہاں کے مختلف مسجدیں  
 اور کچھ پہلو ہیکے وایتے۔ اہل یمن کی کوششیں کا سبب ہوا۔ حالی میں اور مسلمان  
 متحدہ انگلستان و ایرلینڈ کے کچھ کچھ تو یہ مذہب پہنچے جا رہے ہیں گویا یہ (جہاں کے سردار  
 اور اسلام کے مربی و سرپرست کتاب ہذا کے مصنف سائنٹیفک علی ہیں)  
 وہ فرماتے ہیں ہم اپنے ہم وطن انگلستان میں کو اسی بڑا دانا جماعت کی طرف ہوتے  
 میں بھی وہ مذہب ہے جسے ہم اور ان کے سامنے قبول لینے کی واسطہ پیش کر رہے ہیں۔ ہمارے  
 ان سے درخواست ہے کہ وہ اوجھڑے بن کر وہ دیکر میں جڑیں جماعت سے ہمارے  
 چلا کر۔ یہی حکم۔ انہوں نے اس کے دلوں پر نقش کر دیے ہیں۔ اپنے ان گلیسٹانی  
 بائبلوں کی خدمت میں۔ چکہ وہ اپنی نسلی پس خیمائی مسئلہ سے کر لیا  
 کہ یہ ایک بھائی۔ بکانا اور جمالی مسئلہ ہے۔ سیدنا سار مذہب جو خدا  
 اور مطلق ہے۔ انسان پر گوارا تھا سیدنا راوند جو سکے یا شہید سے  
 وہم سے بالکل۔ جو بائبل۔  
 اب اور کچھ اعتباری اور خدایہ پریشانی۔ یہ اگر دیکھیں تو  
 بالکل طور پر لا مشی۔

[illegible]









